Jumada Al Akhira 1446

جمادى الاخره ١٤٤٦

روضة الراشدات العلمية

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

10th Edition

December 2024

دسمبر ٢٠٢٤

RAUDATUR RASHIDATIL ILMEEYAH

روضة الراشدات العلمية

مربية نادي الراشدات الثقافي:

معلمة اُم رشدان انجم عائشي
(آن لائن)

معلمة ام مصعب رحماني
(آف لائن)

راہ نما:

معلمہ ام محمد نوریہ
معلمہ ام سعدان نوریہ
معلمہ سعیدة مفلحاتي
معلمہ زرینہ بابر رحماني
معلمہ نوشین رحمانی
معلمہ هاجرہ بی صاحبہ

معلمہ ساجدہ رحمانی
معلمہ عائشہ رحمانی
معلمہ حسن آرا رحمانی
معلمہ طیبہ رحمانی
معلمہ خان فرحین راشدیہ
معلمہ عرفانہ فرحت رحمانی

مدیرہ:

دانیہ زبیر سورتی (رابعہ)

نائبات:

امرین محمد احمد صدیقی
(رابعہ)
آفرین شفیق الرحمن (ثالثہ)

نجمہ قریشی (رابعہ)
فرحت پٹیل (ثالثہ)
غزالہ انصاری (ثالثہ)

ڈیزائننگ وتزئین کاری:

مدیحہ خانم (ثانیہ)

نمرہ واصف (ثانیہ)

روضة الراشدات العلمية

كلية الراشدات الإسلامية

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

فہرست مضامین

(ا) مخلصانہ خیالات

1- ام محمد نوریہ 04

2- ساجدہ رحمانی 05

(ب)- مدیرہ کی قلم سے

تربیت اولاد اور جدید ٹیکنالوجی 06

(ج)- ہماری قلمیں:

۱- تربیت اولاد قرآن وحدیث کی روشنی میں 07

۲- اسوہ حسنہ 08

۳- تربیت کی اہمیت 09

۴- تعلیم و تربیت کا حق 10

۵- اولاد کی تربیت 11

٦- اپنی اولاد کے لیے نیک ساتھی چننا 12

۷- نیک بیوی کے انتخاب کا ایک واقعہ 13

۸- تربیت اولاد 14

۹- کامیاب مربی کی صفات 15

۱۰- پرورش اور کفالت کا حق 16

۱۱- والدین کے نیک ہونے کے اولاد پر اثرات 17

۱۲- بچہ اور قرآن پاک سے محبت و تعلق 18

۱۳- اولاد کی تعلیم و تربیت کیسے؟ 19

۱۴- اولاد کی تربیت میں معاون چند نکات 20

۱۵- تربیت اولاد میں والدین سے ہونے والی تین غلطیاں 21

روضة الراشدات العلمية

كلية الراشدات الإسلامية

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

فہرست مضامین

۱۶- نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے 22
۱۷- حضرت ابراھیم علیہ السلام اور نیک اولاد 23
۱۸- اولاد کی تربیت میں لقمان علیہ السلام کی نصیحت 24
۱۹- نیک اولاد کا حصول کیسے ممکن ہے؟ 25
۲۰- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تربیت کا طریقہ 26
۲۱- تربیت اور والدین 27
۲۲- اولاد کو اللہ کے خوف کا احساس دلانا 28
۲۳- بچوں کو عبادت کا حکم دینا 29
۲۴- نیک تربیت دنیا و آخرت میں بلندی کا باعث 30
۲۵- اولاد کی تربیت میں والدین کی اہم ذمہ داریاں 31
۲۶- نیک اولاد کی خواہش 32
۲۷- اولاد کی تربیت پیدائش سے پہلے شروع کرنا 33
۲۸- بچوں کے علمی و فکری تعمیر و تربیت کے چند اصول 34
۲۹- اولاد کی روحانی تربیت میں ماں کا کردار 35
۳۰- والدین کے متعلق چند ہدایات 36
۳۱- اولاد کی تربیت اب بھی ممکن ہے 37
۳۲- سوشل میڈیا سے جوڑنے میں والدین کا کردار 38
۳۳- چھوٹی عمر بڑا نشہ 39
۳۴- اولاد کی تربیت والدین کی بنیادی ذمہ داری 40
۳۵- بچوں اور بچیوں کو پردہ کرنے کی تربیت 41
۳۶- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں کو وصیتیں 42

روضة الراشدات العلمية

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

فہرست مضامین

۳۷- بچوں کی دینی تربیت کے فائدے 43

۳۸- ہماری اولاد ہمارے مستقبل کے ضامن 44

۳۹- بچہ اور اس کی روحانی جسمانی اور عقلی صلاحیتوں کی تربیت ... 45

۴۰- محبت میں یکسانیت 46

۴۱- ایمانی تربیت 47

۴۲- تربیت کی ذمداری 48

۴۳- بچوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ 49

۴۴- دور حاضر میں خواتین کا کردار اور بچوں کی تربیت 50

۴۵- گھر کا ماحول اور تربیت أولاد۴ 51

۶- بول چال میں بچوں کی تربیت 52

۴۷- تربیت بنات اور ماؤں کی ذمداریاں 53

۴۸- بچوں کی تعلیم و تربیت کے اسلامی أصول 54

۴۹- موبائل لیپ ٹاپ اور کمپیوٹر (گیجٹس) کی موجودگی میں اولاد کی تربیت 55

۵۰- تربیت اولاد کی ذمہ داری 56

۵۱- اولاد کی دین فطرت پر تربیت 57

۵۲- اولاد نعمت یا فتنہ (آزمائش) 58

۵۳- بچوں کی تربیت میں والدین کا کردار 59

۵۴- بچے کی ایمانی تربیت 60

مخلصانہ خیالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

"تأثراتی و دعائیہ کلمات"

الحمدللہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الأمین. و بعد...

تربیت اولاد میں والدین کا کردار ایک نہایت اہم اور حساس موضوع ہے. طالبات نے اس موضوع پر میگزین لکھ کر نہایت ہی عمدہ کام کیا ہے, کیونکہ یہ معاشرتی زندگی کے ایک بنیادی پہلو کو اجاگر کرتا ہے. والدین بچوں کی پہلی درسگاہ ہوتے ہیں اور ان کے رویے, افکار اور تعلیم بچوں کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالتی ہے.

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

"كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ"[1]

ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے. پھر اس کے والدین اسے یہودی, عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں.

یہ حدیث والدین کے کردار کی اہمیت کو واضح کرتی ہے. ان کے فیصلے اور طرز عمل بچوں کے دین اور دنیا دونوں پر اثرانداز ہوتے ہیں. طالبات کی یہ میگزین میں شامل قرآن و حدیث سے ثابت مضامین قارئین کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گے. ان شاء اللہ تعالیٰ

آپ طالبات کی محنت قابل ستائش ہے. لکھنا نہ صرف ایک شوق ہے بلکہ یہ آپ کے علم کو دوسروں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے. آپ نے اس میگزین کے ذریعے ایک اہم پیغام پہنچایا ہے. میری آپ سے گزارش ہے اسی لگن سے مختلف کتابوں کا مطالعہ کرتی رہیں اور مختلف موضوعات پر لکھتی رہیں. آپ کی تحریر معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کا ذریعہ بن سکتی ہیں. ان شاء اللہ تعالیٰ.

اللہ تعالیٰ آپ سبھی طالبات کو علم و حکمت سے نوازے. آپ کی صلاحیتوں کو مزید نکھارے. اللہ آپ کو نیک ارادوں, بلند مقاصد کے ساتھ آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے. اللھمّ آمین.

بارك الله فيكن

عميدة الكلية

"ام محمد ساجدة السودية"

---

[1]: اخرجه البخاري في "صحيحه" ١٣٨٥.

مخلصانہ خیالات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کرے زورِ قلم اور ہو زیادہ!

پیاری طالبات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدرسے کے سالانہ مجلے میں "تربیتِ اولاد میں والدین کا کردار" جیسے اہم اور بامقصد موضوع پر طالبات کی تحریریں کاوشیں دیکھ کر دلی خوشی ہوئی۔ یہ موضوع نہایت اہمیت کا حامل ہے اور والدین کی تربیت ہی بچوں کی شخصیت سازی اور ان کے روشن مستقبل کی بنیاد ہے۔ طالبات نے اپنے خیالات کو نہایت عمدگی کے ساتھ پیش کیا ہے، جو ان کی علمی محنت اور فکری گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔

پیاری طالبات جب عزائم جواں ہوں اور حوصلوں میں پختگی ہو، کچھ کر گزرنے کا شوق و احساس فراواں ہو نیز اللہ رب العزت پر مکمل بھروسہ ہو تو منزلیں خواہ کتنی بھی کٹھن ہوں آسان ہو جاتی ہیں اور آپ لوگوں کی تعلیمی زندگی میں اس مجلہ کا اجراء اس کا بیّن ثبوت ہے۔ میں طالبات کو اس طرح کے مواقع سے فائدہ اٹھانے اور اپنی تحریری صلاحیتوں کو مزید نکھارنے کی ترغیب دیتی ہوں۔ اخیر میں بارِ الٰہ سے دعا گو ہوں کہ آپ کی اس مشترکہ کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

اللہ کرے زورِ قلم اور ہو زیادہ!

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ساجدہ تجمید عالم رحمانی

مربیہ انجمن کلیۃ الراشدات الاسلامیۃ

مدیرہ کی قلم سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تربیت اولاد اور جدید ٹکنالوجی

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (سورۃ التحریم: ٦)

اللہ تعالی نے اس آیت میں ایمان والوں کو حکم دیا ہے کہ خود کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ والدین کا مقام اللہ نے بہت اونچا اور مقدس رکھا ہے، جتنا اونچا یہ مقام ہے اتنی ہی بڑی اللہ نے ان پر ذمہ داری رکھی ہے۔ اولاد کی اچھی تربیت کرنا ہر دور میں الگ الگ مشکلات کے ساتھ رہی ہیں۔
اس لئے والدین کو ہر دور کے حساب سے خود کو باخبر رکھنا ضروری ہے تاکہ بچوں کی اعلی تربیت ہو سکے دینی تعلیم والدین کا عین فریضہ ہے۔ صحیح عقیدہ، فقہ، تفسیر، حفظ قرآن وحدیث کے ساتھ بچوں کو اچھا ہنر سکھانا، اچھی صحت، طیب کھانا، حلال رزق، حساب وکتاب، اچھا اخلاق وغیرہ کی تعلیم دینا بھی ضروری ہے۔ ان سب کے لئے والدین کا پڑھا لکھا ہونا، سمجھداری اور دور اندیشی کے ساتھ موجودہ دور کے مسائل سے باخبر ہونا لازمی ہے۔ جدید ٹکنالوجی سے کیسے فائدہ اٹھایا جائے، ان کے فتنوں سے کیسے بچا جائے، ان تمام امور کی معلومات والدین کو ہونی چاہئے۔ اسکے ساتھ بچوں کے اندر تقوی، توکل علی اللہ، حب اللہ و حب الرسول کے بارے میں تعلیم دینا بھی انتہائی ضروری ہے۔ اسی فکر کو مد نظر رکھتے ہوئے کلیۃ الراشدات الاسلامیہ نے اس مہینہ یہ مجلہ شائع کیا ہے۔

عَنِ ابنِ عمرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا، عَنِ النبيِّ صلى اللهُ عليهِ وسلم قَالَ: "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" ۔ (صحيح البخاري ٥٢٠٠)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا"۔ (صحیح بخاری)

مدیرہ
دانیہ بنت زبیر سورتی

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تربیت اولاد قرآن و حدیث کی روشنی میں

اسلام کی نظر میں تربیت کا مسئلہ بے حد اہم ہے تربیت ہی سے انسان معراج کمال کو پہنچتا ہے آئندہ زندگی میں شریعت کی پابندی اور صحیح راہ پر قائم رہنے والا بن جاتا ہے کیونکہ صحیح راہ پر قائم رہنے والے کا دار و مدار تربیت پر ہی ہے اسی اہمیت کے پیش نظر اسلام نے والدین کو اولاد کی صحیح تربیت کی تلقین فرمائی ہے چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا
مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ
(التحریم: ٦)

یقینا جہنم سے نجات کی صورت یہی ہے کہ والدین اپنی اولاد کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کرائیں اور ان کی صحیح تربیت کرکے ان کو عملِ صالح کا خوگر بنائیں اور برائیوں سے دور رہنے کی تلقین کرتے رہیں۔ کیونکہ بچہ والدین کے پاس امانت ہے اس کا پاکیزہ دل ایک قیمتی جوہر ہے اگر بچے کو بھلائی کا عادی بنایا جائے اور اچھی تعلیم دی جائے تو بچہ اس منہج پر پروان چڑھتا ہے اور دنیا و آخرت میں سعادت حاصل کرتا ہے، اگر بچے کو بری باتوں کا عادی بنایا جائے اس کی تربیت سے غفلت برتی جائے اور اسے جانوروں کی طرح آزاد چھوڑ دیا جائے تو بدبختی و بربادی اس کا مقدر بن جاتی ہے ①

ماخوذ - الصفا (۱۵/۲۰۱۴ء)
از - محمد عامر ناصر الدین
ص ① - ۹۳

انتخاب - نسرین عبدالقیوم خان
الصف - السنة الأخيرة من العالمية

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسوۂ حسنہ

بچوں کے ذہنوں پر اسوۂ حسنہ کا بڑا گہرا اثر مرتب ہوتا ہے، اس لیے کہ بچے عام طور پر اپنے ماں باپ کی تقلید کیا کرتے ہیں یہاں تک کہ ماں باپ ان میں بڑے پختہ آثار پیدا کرتے ہیں، جیسا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:
بچے کے والدین اسے یہودی یا مجوسی یا نصرانی بنا دیتے ہیں
اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کو ترغیب دی ہے کہ وہ بچوں کے معاملات میں صدق و سچائی کی صفت میں نمونہ بن کر پیش ہوں، چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جو شخص بچہ سے کہے کہ ادھر آؤ (یہ چیز لے لو) پھر اسے کچھ نہ دے تو یہ ایک جھوٹ ہے" امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر رونق افروز تھے، والدہ نے کہا کہ ادھر آؤ میں تمہیں کچھ دوں، آپ نے ان سے فرمایا کہ "تم اسے کیا چیز دینا چاہتی ہو؟" انہوں نے کہا کہ میں اسے ایک کھجور دینا چاہتی ہوں، آپ نے فرمایا کہ دیکھو! اگر تم اسے کچھ نہ دیتی تو (تمہارے نامہ اعمال میں) جھوٹ بولنے کا گناہ لکھا جاتا۔ بچے اپنے بڑوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں اور ان کا اخلاق و عادات کو دیکھتے ہیں (۱)

ماخوذ :- تربیتِ اولاد کا نبوی انداز۔
مؤلف :- محمد نور بن عبد الحفیظ سوید
(۱) ص :- ۱٤٤

انتخاب :- نازنین چاند باشاہ بیگ
جماعت :- (ڈپلومہ)
مرحلة الاجتياز من العالمية الى الفضيلة

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تربیت کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے والدین کو اولاد کی تربیت و اصلاح کا حکم دیا ہے اور ان کو اس کی ترغیب دی اور ان کو اس کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ ارشاد فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ﴾ [التحریم: 6]

"اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جس پر تند خو مضبوط فرشتے متعین ہیں جو خدا کی نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اس کو بجا لاتے ہیں۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد مبارک "قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: یعنی اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خیر کی (دین کی) تعلیم دو۔ [مستدرک الحاکم 4/494]

امام فخر الدین رازی "قُوا أَنفُسَكُمْ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں منع کیا ہے ان سے باز آؤ۔ (التفسیر الکبیر 30/46)

امام مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اپنے آپ کو بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی ادب سکھائے اور ان کو اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کرے (1)

ماخوذ: تربیت اولاد کا نبوی انداز...
مؤلف: محمد نور بن عبد الحفیظ سوید
(1) ص: 58

انتخاب: عفت شاہین کلیم اللہ سراجی
جماعت: اولیٰ

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

تعلیم و تربیت کا حق

بچوں کی طرح بچیاں بھی یہ حق رکھتی ہیں کہ انہیں بنیادی ضروری تعلیم و تربیت سے آراستہ کیا جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ بچیوں کو بھی اتنی ہی تعلیم دلائی جائے جتنی بچوں کو۔ اور نہ ہی یہ ضروری ہے کہ جس نوعیت کی تعلیم بچوں کو دی جائے اسی نوعیت کی تعلیم بچیوں کو بھی دی جائے۔ اول تو ایسا کرنا مختلف وجوہات کی بنا پر ممکن ہی نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ بچوں اور بچیوں کے دائرہ کار میں آگے چل کر چونکہ وہی فرق پیدا ہوتا ہے جسے ہم مرد و زن کے دائرہ عمل کے فرق سے بیان کر آئے ہیں۔ اس لیے عورت کے لیے تعلیم و تربیت کا معیار وہ ہونا چاہیے جو اس کی گھریلو خانگی زندگی میں اس کے کام آسکے وہ نہیں جو خانگی زندگی میں اسے کوئی فائدہ نہ دے۔ بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت میں اگر کوئی چیز یکساں ہو سکتی ہے تو وہ یہی ہے کہ دینی و اخلاقی نقطہ نظر سے انہیں وہ اخلاق و اطوار سکھائے جائیں جو بحیثیت مسلمان ہر شخص کے لیے ضروری ہیں۔ بلکہ یہ تو ہر مسلمان کی تربیتی زندگی کا ایسا پہلو ہے جسے نہ بچوں سے نظر انداز کیا جا سکتا ہے اور نہ بچیوں سے۔ ①

ماخوذ :- هدية النساء
مولف :- حافظ مبشر حسین
① ص :- 38

انتخاب :- فریحہ عبدالمبین شاہ
جماعت :- اعدادی

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولاد کی تربیت

آج مختلف اسکولوں میں تعلیم کے نام پر بچوں کا عقیدہ بگاڑنے کی منظم کوشش کی جارہی ہیں۔ آزادی اور فیشن کے نام پر ان میں بے حیائی بے پردگی اور بداخلاقی کو عام کیا جارہا ہے۔ ایسے میں سرپرستوں، علماء اور معاشرے کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کے لیے دیندار اور با اخلاق تعلیمی ماحول کی فکر کریں۔ ← 41

اللہ تعالی نے فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا التحریم:6

ترجمہ:- اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ ← 42

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ ترجمہ:- جو شخص دو لڑکیوں کی اچھی طرح پرورش کیا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں۔ میں اور وہ قیامت کے دن اسطرح ہوں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔ (مسلم) ← 43

آج دنیا مختلف میدانوں میں ترقی کر چکی ہے۔ چاند پر بھی پہنچ چکی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ بد اخلاقی کے گہرے کنویں میں گر گئی ہے۔ اگر والدین چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد آنکھوں کا نور دل کا سرور اور دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بنیں تو ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اسلامی تربیت کریں۔ ← 44 ← 45

آخیر میں بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہوں کہ وہ ہمیں اپنی اولاد کی تربیت کرنے اور ان کے دین و ایمان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے

آمین ← 46

41 کتاب:- خطباتِ علمائے بیجاپور
مؤلف:- حافظ محمد اسحاق عبد الکریم 199ء
42 سابقا:- صفحہ 197ء
43 سابقا:- صفحہ، 199ء
44 سابقا:- صفحہ، 193ء 197ء
45 سابقا:- صفحہ، 197ء
46 سابقا، صفحہ 197ء
انتخاب:- بی بی ہاجرہ - جاوید

مضمون

06

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

اپنی اولاد کے لئے نیک ساتھی چننا

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا [1]

اے ایمان والوں! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے۔

یوں تو اولاد کی تربیت کے کئی مراحل ہوتے ہیں جب تک ماں باپ زندہ ہوتے ہیں وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔

جب بیٹا شادی کے لائق ہوجاتا ہے تو ماں باپ اسکے لئے دیندار بیوی کی تلاش کرتے ہیں کیونکہ اگر بیوی دیندار ہوگی تو اس سے جو اولاد ہوگی ان شاء اللہ وہ بھی دیندار ہوگی اور اولاد کی بہترین پرورش ہوگی لیکن اس کے برعکس اگر عورت میں دین نہ ہو تو پھر اولاد کی پرورش میں بہت دشواری آتی ہے۔

اور اگر لڑکی ہو تو اسکے لئے نیک خاوند کی تلاش کی جاتی ہے تاکہ آنے والی نسلوں کی بہترین پرورش ہوسکے۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اسکے مال کی وجہ سے اور اسکے خاندانی عزت وشرف کی وجہ سے اور اسکی خوبصورتی کی وجہ سے اور اسکی دینداری کی وجہ سے اور تو دیندار عورت سے نکاح کرکے کامیابی حاصل کر۔ اگر ایسا نہ کرے تو تیرے ہاتھ کو مٹی لگے گی (یعنی آخیر میں تجھے ندامت ہوگی) [2]

[1] القرآن - سورۃ التحریم سورۃ نمبر ٦٦ ، آیت نمبر ٦

[2] صحیح بخاری۔ باب نکاح کے مسائل کا بیان حدیث نمبر ٥٠٩٠

اسم طالبہ: الماس بنت عبدالحق
الصف الرابع

مضمون

07

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نیک بیوی کے انتخاب کا ایک واقعہ

زمین جب زرخیز ہوگی تو فصل بھی اچھی ہوگی۔ چونکہ اسلام نے عورت کو کھیتی سے تشبیہ دی ہے۔ اس لئے جب گھر میں بیوی نیک و صالح ہوگی تو اس گھر میں اولاد بھی صالح ہوگی۔ بلکہ نیک بیوی اللہ کی طرف سے بندے کے لیے ایک انعام اور نوازش ہے۔ جیساکہ زکریا علیہ السلام کے بارے میں فرمایا :- وَأَصۡلَحۡنَا لَهُۥ زَوۡجَهُۥٓ (الأنبیاء - ۹۰)

"اور ان کی بیوی کو ان کے لئے درست فرما دیا یعنی اولاد کے قابل بنا دیا"

عمر رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں رات میں گشت کر رہے تھے پیدل چلتے ہوئے جب ان کو کچھ تھکان محسوس ہوئی تو ایک دیوار کے سہارے ٹیک لگا کر بیٹھ گیے۔ ابھی آپ بیٹھے ہی تھے کہ اس دوران ایک آواز سنائی دی ایک عورت اپنی بیٹی سے کہہ رہی تھی کہ بیٹی اٹھو! اور دودھ میں پانی ملا دو بیٹی نے جواب دیا اماں جی کیا آپ نے امیرالمومنین عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اعلان نہیں سنا کہ: اب دودھ میں کوئی شخص پانی نہیں ملائے گا؟ [1]

ماں نے کہا :- بیٹی اٹھو اور دودھ میں پانی ملا دو اس وقت تم ایسی جگہ ہو جہاں تمہیں نہ تو عمر (رضی اللہ عنہ) دیکھ رہے ہیں۔ اور نہ ان کا کوئی نمائندہ دیکھ رہا ہے۔ بیٹی نے جواب دیا ہے :- قسم ہے اللہ کی ہم بھرے مجمع میں تو اس کی فرمانبرداری کریں اور تنہائی میں نافرمانی کریں یہ مجھ سے کبھی نہیں ہو سکتا میں دودھ میں ہرگز پانی نہیں ملاؤں گی ہمیں عمر نہیں دیکھ رہے ہیں مگر عمر کا رب تو دیکھ رہا ہے

جب صبح ہوئی تو امیرالمومنین نے ایک قاصد بھیج کر اس گھر کے بارے میں معلومات حاصل کی اور اس بیٹی کے لئے اپنے بیٹے عاصم (رضی اللہ عنہ) کی طرف سے شادی کا پیغام بھیجا اور پھر آگے چل کر اسی کے بطن سے عمر بن عبد العزیز جیسی عظیم شخصیت پیدا ہوئی

دیکھا آپ نے نیک و صالح بیوی کے انتخاب کا کتنا بڑا فائدہ ہوا۔ امیرالمومنین نے اپنے گھر کے لئے کسی شاہی گھرانہ سے بہوں لانے کا فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ امانت و دیانت اور شرافت و عصمت کو ترجیح دی اس لئے کہ ماں کی تاثیر اولاد میں ضرور پائی جاتی ہے۔ [2]

---

[1] کتاب کا نام :- "بچوں کی تربیت کیسے" از: انصار زبیر محمدی : ص: ۲۶

[2] سابق : ص : ۲۷

انتخاب :- سیر فاطمہ

جماعت :- الصف الثانی [رول نمبر ۲۸]

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

تربیت اولاد

تربیت اولاد کے سلسلے میں ضروری ہے کہ بچوں کو اس بات کا احساس دلایا جائے کہ وہ جس معبود حقیقی کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ ہمیشہ ان کے ساتھ ہے وہ ان کی ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے اور اس کو قیامت کے دن کیلئے محفوظ کر رہا ہے۔ کوئی نیکی اس سے مخفی نہیں اور نہ کوئی برائی ہی چاہے وہ کتنے ہی پردوں کے اندر چھپ کر کی جائے، اس لئے تم ہمیشہ اسی سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو جو کچھ مانگنا ہو۔ اسی سے مانگو۔ اس کے علاوہ اور کوئی داتا نہیں جیسا کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچیرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ اے نوجوان! میں تجھے کچھ باتیں سکھاتا ہوں "اِحْفَظِ اللّٰہَ يَحْفَظْكَ، اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰہَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ"

تم اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو (اس کے حقوق اور احکامات پر عمل کرکے اور اس کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچ کر رہو۔) تو وہ تمہیں یاد رکھے گا تم اللہ کو یاد رکھو اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب تم کچھ مانگو تو اللہ سے مانگو، جب مدد طلب کرو تو اللہ ہی سے مدد طلب کرو۔"

تربیت اولاد :- از محمد منیر قمر - صفحہ ۱۲۸

انتخاب :- فردوس تسنیم الصف الثانی

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کامیاب مربی کی صفات

والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کی اچھی نگہداشت کریں اور ان کی پرورش اس طرح کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ملنے والی رہنمائی کریں۔ بچوں کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمان اور کافر میں کیا فرق ہوتا۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر کیا باتیں فرض کی گی ہیں۔ اس سلسلہ میں والدین کو بچوں کی صحیح تربیت کرنا چاہیے اور انہیں وقتاً فوقتاً یاد دہانی کراتے رہنا چاہیے تاکہ وہ کوئی ناقابلِ قبول رویہ اختیار نہ کریں۔ جس طرح والدین اپنی اولاد کی تربیت میں یہ خیال رکھتے ہیں کہ یہ لوگ بڑے ہو کر ذمہ دار شہری بنیں اور مرد یا عورت کی حیثیت سے اپنی معاشرتی ذمہ داریاں پوری کرنے کے اہل ہوں اسی طرح انہیں یہ خیال بھی رکھنا چاہیے کہ ان کی اولاد بڑی ہو کر فطری طور پر اس قابل ہو کہ وہ صحیح ہدایت حاصل کرے اور ایمان کا راستہ اختیار کرے اولاد میں یہ خصوصیات صحیح تعلیم سے پیدا ہوتی ہیں۔ ضروری نہیں کہ یہ تعلیم اسکول یا یونیورسٹی میں حاصل کی جائے گو کہ یہ تعلیم بھی ضروری ہے اور صحیح اور غلط کے انتخاب میں مدد دیتی ہے لیکن اس سے بڑھ کر تعلیم وہ ہے جو انسان میں جستجو کا مادہ پیدا کرے اور اسباب و نتائج کے حوالے سے فیصلہ کرنے کی قوت عطا کرے جب ایک نوعمر ان صلاحیتوں اور اس رویہ کے ساتھ جوان ہوگا تو اشیاء اور معاملات کو دیکھنے کی اس کی نظر بالکل مختلف ہوگی اور ایمان کے بارے میں بھی اس کا رویہ مختلف ہوگا۔] (۱)

ماخوذ: ہدیۃ الوالدین
مؤلف: حافظ مبشر حسین
[۱] ص: ۶۵

انتخاب: نسرین فیروز خان
جماعت: اعدادی

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

پرورش اور کفالت کا حق

پیدائش کے بعد اسلام ہر بچے کو یہ حق دیتا ہے کہ اس کی معروف طریقے سے پرورش کی جائے خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث۔ والدین پر فرض ہے کہ وہ اس کی خوب دیکھ بھال اور بھرپور کفالت کریں اور اس کو ہرگز بوجھ نہ سمجھیں۔ اسلام سے پہلے بچیوں کو منحوس سمجھا جاتا اور پیدا ہوتے ہی زندہ زمین میں دفن کر دیا جاتا تھا۔ اگر بچی کو زندہ رکھا بھی جاتا تو اس کی پرورش پر پوری توجہ نہ دی جاتی۔ اسلام نے اس سوچ کو بدلنے کے لیے عورت کے ساتھ بڑا احسان کیا۔ بچی کی پرورش کی خصوصی فضیلت بیان کی۔ اگر کسی بچی کا باپ فوت ہو جائے تو اس کے قریبی رشتہ دار یعنی دادا چچا تایا اور بھائیوں پر اس کی کفالت و پرورش کی ذمہ داری عائد کی۔ شادی کے بعد شوہر پر فرض کر دیا کہ وہ بیوی بچوں کی کفالت کا بوجھ اٹھائے۔

ماخوذ: هدية النساء
مؤلف: حافظ مبشر حسین
ج :- ص 37

انتخاب :- شیخ مسیح اللہ منصوری
جماعت :- اعدادی

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

والدین کے نیک ہونے کے اولاد پر اثرات

والدین چونکہ پرورش پانے والے بچے کے لیے بہترین نمونہ ہوتے ہیں اس لیے بچوں کے ذہن پر ان کے بڑے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں اور ان والدین کا تقوی و پرہیزگاری اور دین خداوندی کی اتباع کی صفت سے موصوف ہونا ایک ایسا وصف ہے کہ اگر وہ تھوڑی سی محنت اور کوشش اور آپس میں تعاون کریں تو وہ بچے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری کا جذبہ لیے پروان چڑھ سکتے ہیں، اس آیت کریمہ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

(ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ) [آل عمران: ۳۴]

یعنی بعض ان کے بعض کی اولاد ہیں۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات اولاد اس قاعدہ اور اصول سے باہر ہوتی ہے، اس میں اللہ تعالیٰ کی بھی کوئی حکمت پنہاں ہوتی ہے، نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس طرح ان کے دل بیدار اور ہوشیار رہیں اور نیک اولاد کے لیے اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑائیں۔

ماں باپ کا نیک ہونا اولاد کے لیے مفید ہوتا ہے۔

دیکھئے! سیدنا خضرؑ نے بلا اجرت دیوار تعمیر کی تو سیدنا موسیٰؑ نے اجرت نہ لینے کا سبب دریافت کیا تو خضرؑ کا جواب یہ تھا:

(وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا) [الکہف: ۸۲]

یعنی ان یتیموں کا باپ نیک تھا۔ ①

انتخاب: سمیہ روحیل خان
جماعت: اولیٰ

ماخوذ:- تربیت اولاد کا نبوی انداز اور اس کے زرین اصول
مولف:- محمد نور عبد الحفیظ سوید
① ص:- ۹۵

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بچے اور قرآن پاک سے محبت و تعلق

قرآن کریم کے مضامین بچوں کے ذہن نشین اور رچا گزیں کرنے کا معاملہ بہت اہم ہے اس لئے کہ بچوں کا قرآن سے صحیح تعلق اور وابستگی ان کے ذہنوں میں اسلامی عقائد کو راسخ ہے جیسے تمام معاملات میں بچوں کو قرآن کریم کی طرف رجوع کرنے اور اس کی رہنمائی کی تعلیم دینا ان میں فکر سلیم کی بنیاد پیدا کرنا ہے جس کی مدد سے وہ بچے حق و باطل خیر و شر اور کفر و ایمان میں امتیاز کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں [۱]

ایک مرتبہ ابن عباس نے کسی آدمی سے کہا کہ کیا میں تمہیں ایک حدیث کا تحفہ نہ دوں جس کی وجہ سے تو خوش ہو اس نے کہا کہ کیوں نہیں ضرور ایسا تحفہ عنایت ہو ابن عباس نے فرمایا یہ سورہ پڑھو۔ تبارک الذی بیدہ الملک سورۃ الملک [۲]

اور یہ سورت اپنے گھر والوں کو بھی سکھا دو اسی طرح اپنی تمام اولاد اپنے گھر کے بچوں اور اپنے ہمسائے کے بچوں کو سکھا دو کیونکہ یہ سورۃ ملک عذاب سے نجات دلانے والی ہے [۳]

قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ قرآن کریم سے قصص و احکام اور ارشادات کی تعلیم کے دوران ان کی محبت و عظمت بھی ان کے ذہن نشین اور قلوب میں جاگزیں کرائی جائے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اس طرح یہ امور براہ راست ان پر اثر کریں گے اور کثرت سے تلاوت کریں گے [۴]

---

[۱] ماخوذ: اولاد کی تربیت قرآن وحدیث کی روشنی میں۔
مؤلف: احمد خلیل جمعہ

[۲] سابقہ، صفحہ نمبر ۱۳۷ [۴] سابقہ، صفحہ نمبر ۱۳۸

[۳] سابقہ، صفحہ نمبر ۱۳۹ [۵] سابقہ، صفحہ نمبر ۱۴۰

اسم الطالبة: خدیجہ انصاری
الصف الثالث

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

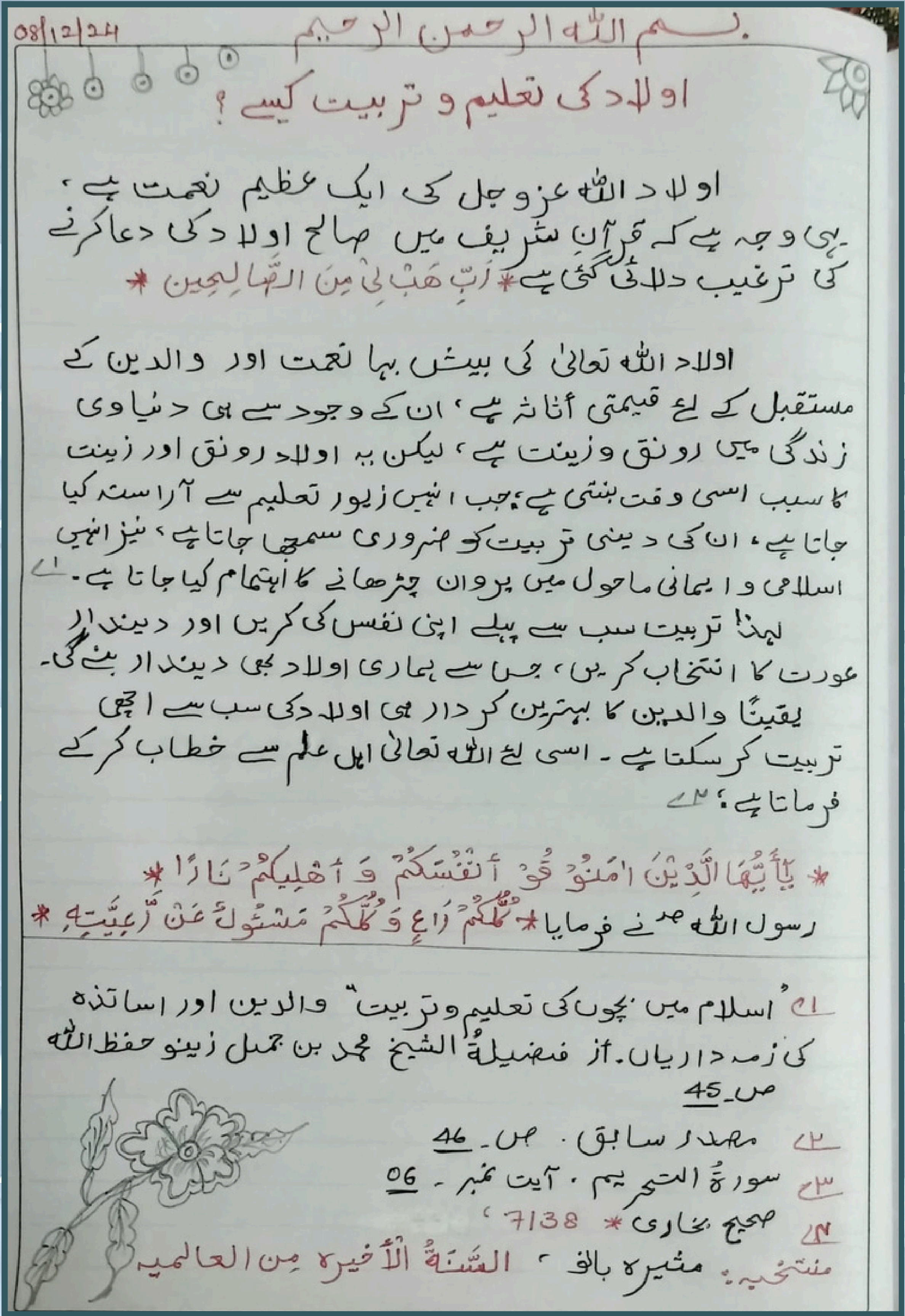

08/12/24

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولاد کی تعلیم و تربیت کیسے؟

اولاد اللہ عزوجل کی ایک عظیم نعمت ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآنِ شریف میں صالح اولاد کی دعا کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے * رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِين *

اولاد اللہ تعالیٰ کی بیش بہا نعمت اور والدین کے مستقبل کے لئے قیمتی أثاثہ ہے، ان کے وجود سے ہی دنیاوی زندگی میں رونق و زینت ہے، لیکن یہ اولاد رونق اور زینت کا سبب اسی وقت بنتی ہے، جب انہیں زیور تعلیم سے آراستہ کیا جاتا ہے، ان کی دینی تربیت کو ضروری سمجھا جاتا ہے، نیز انہیں اسلامی و ایمانی ماحول میں پروان چڑھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔[1]

لہذا! تربیت سب سے پہلے اپنی نفس کی کریں اور دیندار عورت کا انتخاب کریں، جس سے ہماری اولاد بھی دیندار بنے گی۔

یقیناً والدین کا بہترین کردار ہی اولاد کی سب سے اچھی تربیت کرسکتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اہل علم سے خطاب کرکے فرماتا ہے:[2]

* يَأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ قُوْ أَنْفُسَكُمْ وَ أَهْلِيكُمْ نَارًا *[3]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا * كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *[4]

---

[1] "اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت" والدین اور اساتذہ کی ذمہ داریاں۔ از فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو حفظہ اللہ ص_45

[2] مصدر سابق۔ ص_46

[3] سورۃ التحریم۔ آیت نمبر_06

[4] صحیح بخاری * 7138،

منتخبہ: مشیرہ بانو، السنۃ الأخیرۃ من العالمیہ

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

اولاد کی تربیت میں معاون چند نکات

اولاد کی تربیت میں کچھ چیزیں معاون ہیں جبکہ چند امور کا خیال رکھنا ضروری ہے، اگر ان پر عمل کیا جائے تو اولاد کی تربیت اسلامی اصولوں پر کرنا آسان ہوگا۔ کچھ نکات درج ذیل ہے:

۱- نیک بیوی اختیار کرنا:

اچھے انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ شادی کرتے وقت نیک اور پاکیزہ سیرت بیوی تلاش کرے۔ اپنے قریبی عقلمند دوست واحباب سے مشورہ کرے، جو اس کے سسرالی خاندان کو جانتے اور پہچانتے ہوں، پھر اس کے بعد اللہ رب العزت سے استخارہ کرے۔ (i)

ابو الأسود نے اپنے بیٹوں سے کہا: میں نے بچپن، جوانی اور پیدائش سے پہلے تمہارے ساتھ بڑا احسان کیا ہے تو انہوں نے کہا: ابا جان! ہماری پیدائش سے پہلے کیسے احسان کیا ہے؟ تو اس نے کہا: میں نے تمہارے لیے بہترین ماں کا انتخاب کیا۔ (ii)

۲- اللہ تعالی سے نیک اولاد کی دعا کرنا:

یہ عمل انبیاء، رُسل علیہم السلام اور اللہ تعالی کے نیک بندوں کا عمل ہے، کہ وہ اپنے رب سے نیک اولاد کی دعا کرتے ہے۔

جس طرح اللہ تعالی نے زکریا علیہم السلام کے بارے میں فرمایا:

﴿قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ﴾

"فرمایا، اے میرے رب! مجھ کو بھی اپنی جناب سے نیک اور پاکیزہ اولاد عنایت فرما بے شک تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے"۔ (iii)

۳- بیٹے کے نیک دوستوں کا احترام کرنا:

جب بیٹے کے اچھے دوست ملاقات کے لیے آئیں تو ان کا تہِ دل سے استقبال کرنا اور اپنی حیثیت کے مطابق ان کی ضیافت کا اہتمام کرنا، اس طرح کے نیک اور اچھے دوست اپنانے کی تلقین کرنا کیونکہ دوست دنیا کا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ (iv)

اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ﴾

اس دن جانی دوست ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے مگر پرہیزگاروں (کی دوستی قائم رہیں گی)"۔ (v)

٤- برے ساتھیوں سے حکمت کے ساتھ بچانا:

والدین کو چاہیے کہ جب بیٹے کے برے ساتھی اس کی ملاقات کے لیے آئیں تو بیٹے کے سامنے ان کی بے عزتی نہ کرے، بلکہ بڑی حکمت کے ساتھ پہلے اپنے بیٹے کو ایسے برے ساتھیوں سے منع کرے اور اس کے نقصانات سے آگاہ کرے۔ (vi)

(i) اولاد کی تربیت کیسے کریں! فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم الحمد/ صفحہ: 61 (ii) سابقہ/ صفحہ: 62 (iii) سابقہ/ صفحہ: 62 (iv) سابقہ/ صفحہ: 80 (v) سابقہ/ صفحہ: 81 (vi) سابقہ/ صفحہ: 82	اسم الطالبہ: نصیحہ اصفر الصف الثالث

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

کلیۃ الراشدات الإسلامیۃ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تربیت اولاد میں والدین سے ہونے والی ۳ غلطیاں

۱) اولاد کی نفسیات کو سمجھنا ←

کتنے ہی باپ ہیں جو اپنی اولاد کی نفسیات، طبیعت، مزاج کو نہیں سمجھ سکتے۔ بعض دفعہ اولاد کی طبیعت و مزاج باپ سے مختلف ہوتا ہے بعض جلدی غصے میں آجاتے ہیں، بعض بڑے ٹھنڈے اور بعض معتدل مزاج ہوتے ہیں تو وہ سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکتا ہے اور ایک ہی قانون کے تحت ساری اولاد کو کی تربیت کرنے کی کوشش کرتا ہے یہ چیز بچوں میں انحراف اور کجروی کا سبب بنتی ہے۔ ①

۲) والدین کی لڑائی ←

والدین کے جھگڑے کا بچوں پر برا اثر پڑتا ہے۔ جب بچہ دیکھتا ہے کہ اس کا والد اس کی والدہ کو مار رہا ہے اور اس پر آوازیں کس رہا ہے، اس کو گالی گلوچ کر رہا ہے اور ادھر والدہ بھی اس کے ساتھ برا سلوک کر رہی ہے تو اس پر بہت برا اثر پڑتا ہے ایسے وقت میں باپ کو چاہئے کہ وہ اپنے غصے پر قابو رکھے اور اپنے جذبات کو کنٹرول کرے۔ ﴿وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ﴾ "اور لوگوں سے درگزر کرتے ہیں۔" [سورہ آل عمران 134] کے تحت معاف کرے تاکہ اس سے بچوں پر کوئی برا اثر نہ ہو۔ ②

۳) قول و عمل کا تضاد ←

باپ اپنی اولاد کو سچ بولنے کا حکم دے اور خود جھوٹ بولتا ہو، ان کو وعدہ وفا کرنا کا حکم دے اور خود اس کی مخالفت کرے ان کو نیکی اور صلہ رحمی کا حکم دے اور خود نافرمان اور رشتہ داری کو توڑنے والا ہو اور اسی طرح کی چیزیں جو باپ بچوں کی تربیت کے لیے کرتا ہے مگر اپنے عمل سے مخالفت کرتا ہے۔ تو اس طرح کرنے سے نصیحت کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔ ③

① اولاد کی تربیت کیسے کریں فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم الحمد، ص-49
② اولاد کی تربیت کیسے کریں فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم الحمد، ص 43
③ اولاد کی تربیت کیسے کریں فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم الحمد، ص 44

08 Dec. 24

انتخاب: افشاں بنت اسلام - الصف الثالث (SL-77)

مضمون

16

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

نیک اولاد صدقہ جاریہ ہے

اولاد ایک بڑی نعمت ہے۔ بشرطیکہ وہ نیک ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ انبیاء کرام نے بھی اللہ تعالیٰ سے اس عظیم نعمت کی خواہش کی جیسا کہ کتاب مبین میں ہماری رہنمائی کے لئے دعاء خلیل کا ذکر ہے:

"رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ" [الصافات: ۳۷/۱۰۰] ح1

ترجمہ: "اے اللہ مجھے نیک اولاد عطا فرمادے"

نیک اولاد اللہ کی ایسی لازوال نعمت ہے جو انسان کے لئے بعد الموت بھی درجات کی بلندی کا سبب بنتی ہے۔ جس کی شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ" [صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ؛ ۴۱۹۹ حدیث]

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جب دار العمل (دنیا) سے دار الجزاء (آخرت کی طرف) منتقل ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہوجاتا ہے لیکن تین چیزیں باقی رہتی ہیں۔ ایک صدقہ جاریہ، دوسری علم جس سے فائدہ حاصل ہو، تیسری نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے" ح2

اولاد سے یہ سعادت حاصل کرنے کے لئے ہم کو بھی کچھ ذمہ داریاں ادا کرنا ہوں گی کہ ہم ان کی تربیت اسلامی دستور کے مطابق کریں۔ اسلام جیسی انمول نعمت ان کے دامن میں ڈالیں۔ اللہ کا بہت بڑا احسان ہے جس نے ہم کو یہ نعمت عطا فرمائی۔ ہماری مسلمانی کا ثبوت بھی اسی میں ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو دین سے روشناس کرائیں۔ پھر ان کو دینی ماحول میں رہنے پر مجبور کریں۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلام ہمارے لئے بہت بڑی نعمت ہے۔ جس میں ہمارے لئے زندگی گذارنے کے تمام طریقے موجود ہیں۔ یہ تو ہماری ذمہ داری ہے کہ اسلامی تعلیمات کو ہر معاملہ میں مشعل راہ بنائیں اور اپنی اولاد کو بھی ان ہی اصولوں پر رکھنے کی کوشش کریں۔ ح3

ح1 کتاب: بچوں کی تربیت قرآن و حدیث کی روشنی میں	انتخاب: نکہت شیریں
مؤلف: مولانا محمد ھود - صفحہ نمبر 20	جماعت: الثالث
ح2 سابقًا، صفحہ نمبر 22، 21	رول نمبر: 79
ح3 سابقًا، صفحہ نمبر 23، 22	

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نیک اولاد

جناب ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی سے نیک اولاد کی دعا کی اور فرمایا:

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ (الصافات ۳۷ : ۱۰۰)

"اے میرے پروردگار! مجھے (اولاد عطا فرما جو) سعادتمندوں میں سے ہو"۔

جہاں صالح اولاد کے حصول کے لیے خود کا نیک ہونا ضروری ہے وہیں اس کے لیے دعا کرنا انبیاء و رسول کی سنت ہے۔ (۱)

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ﴿۱۰۱﴾ (الصافات ۳۷ : ۱۰۱)

تو ہم نے اس کو ایک بردبار بیٹے کی بشارت دی۔ (۲)

دین پر بختہ آزمائشوں کے بعد اللہ تعالی نے نیک اولاد جیسی نعمت سے نوازا، اللہ تعالی نے جناب اسماعیل علیہ السلام سے آنکھوں کو ٹھنڈا کیا۔ (۳) اللہ تعالی نے ایک اور امتحان لینے کا فیصلہ کیا اور جناب ابراہیم علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس بچے کو اور اس کی ماں کو مکہ کے خشک پہاڑوں پر چھوڑ آؤ، اور اس امتحان سے بھی کامیابی سے گزر گئے۔ لیکن اللہ تعالی کو کچھ اور ہی منظور ہے، ابھی کوئی آزمائش باقی ہے، حکم ہوتا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام! وہ بیٹا جو تجھے بڑا پیارا ہے، مجھے اس کی قربانی چاہئے وہ بھی تیرے ہاتھ سے۔ لیکن قربان جاؤں جناب ابراہیم علیہ السلام پر کہ یہاں پر کوئی چوں و چرا نہ کی اور ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اگر نیک اولاد کی تمنا ہو تو خود بھی نیک ہونا پڑے گا۔ (۴)

اپنی نسل کے لیے صالح ماحول کا انتخاب: (۵)

﴿رَبَّنَا اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ ابراہیم: ۳۷۔ اے ہمارے رب! میں نے اپنے کچھ اولاد کو بے کھیتی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسایا ہے، اے ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں۔ (۶)

بیٹے کو تعمیر کعبہ میں شریک کرنا:

جب بیت اللہ کی تعمیر کا ارادہ فرمایا تو اس کے بنانے میں اپنے بیٹے کو شامل فرمایا۔ (۷) امام بخاری کی بیان کردہ روایت میں ہے قال "وتعينني" قَالَ: "وأُعِينُكَ" (۸) فرمایا "کیا تو میری اعانت کرے گا۔" عرض کیا "اور میں آپ کی معاونت کروں گا" (۹) لیکن انتہائی دکھ کی بات ہے ہم میں سے دعوت دین میں سرگرم بعض حضرات کا معاملہ اس کے برعکس ہے (۱۰)

(۱) اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت، شیخ محمد بن جمیل زینو، ص ۲۷
(۲) سابقاً، ص ۲۹
(۳) سابقاً، ص ۲۰
(۴) سابقاً، ص ۲۵
(۵) حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد، پروفیسر ڈاکٹر فضل الہی، ص ۵۱
(۶) سابقاً، ص ۵۲
(۷) سابقاً، ص ۸۰
(۸) سابقاً، ص ۸۱
(۹) سابقاً، ص ۸۲
(۱۰) سابقاً، ص ۸۳

انتخاب،
صفیہ بنت ذاکر
ثالث - SL25

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

اولاد کی تربیت میں لقمان علیہ السلام کی نصیحت

(1) وَإِذْ قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ وَهُوَ يَعِظُهُ يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ (13) سورہ لقمان ع13 △1

ترجمہ: اور جب کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا نصیحت کرتے ہوئے "اے میرے بیٹے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے

* لقمان نے "توحید کی دعوت" کو بچوں کی تربیت کے لئے نہایت جامع انداز میں بیان کیا۔ اللہ کی وحدانیت اور صحیح عقائد کو بچوں کی تربیت کا بنیادی حصہ بنانے پر زور دیا گیا۔ سب سے اہم چیز انھیں اللہ کی وحدانیت کا شعور دینا ہے اور شرک کے نقصانات سے آگاہ کرنا ہے

(2) وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ (14) سورہ لقمان ع14 △2

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے بارے میں نصیحت کی۔ اسکی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری کے ساتھ اٹھائے رکھا اور دو سال دودھ چھڑانے میں لگے۔ کہ تم میری اور اپنے والدین کی شکر گزاری کرو (تم سب کو) میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔

* اس آیت میں بچوں کو والدین کی قدر سکھائی گئی ہے جو کہ اللہ کے ساتھ تعلق کے بعد سب سے اہم ہے۔

(3) يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِن تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُن فِي صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ خَبِيرٌ (16) سورہ لقمان ع16 △3

ترجمہ: اے میرے بیٹے! اگر کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہو اور کسی چٹان آسمانوں یا زمین میں چھپا ہو اللہ اسے لے آئیگا بے شک اللہ باریک بین، باخبر ہے۔

* اس آیت میں بچوں کو اعمال کے نتائج کا شعور کہ اللہ ہر عمل کو دیکھتا اور جانتا ہے خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اس سے ان میں نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی عادت ہوتی ہے

(4) يَا بُنَيَّ أَقِمِ الصَّلَاةَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنكَرِ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا أَصَابَكَ ۖ إِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (17) سورہ لقمان ع17 △4

ترجمہ: اے میرے بیٹے نماز قائم کرو نیکی کا حکم دو برائی سے روکو اور جو مصیبت آئے اس پر صبر کرو بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

* لقمان کی نصیحت بچوں کی تربیت کے لئے مثالی نمونہ پیش کرتی ہے توحید کی بنیاد پر اخلاقی، دینی اور عملی زندگی میں رہنمائی فراہم کرتی ہے بچوں کو اللہ کی وحدانیت کا شعور، اعمال کے نتائج اور اللہ کے علم کی اہمیت سمجھانا، عبادت صبر اور حسن سلوک بچوں کو عاجزی اور انکساری سکھاتی ہے اخلاقی بنیاد مضبوط کرنے کا درس دیتی ہے جو ایک کامیاب زندگی کا ذریعہ ہے

△1 سورہ لقمان - آیت نمبر 13
△2 سورہ لقمان - آیت نمبر 14
△3 سورہ لقمان - آیت نمبر 16
△4 سورہ لقمان - آیت نمبر 17

انتخابہ: شبانہ سلیم شلیدار
جماعت: الصف رابع

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیک اولاد کا حصول کیسے ممکن ہے ؟

نیک اولاد کا حصول کیسے ممکن ہے؟ اس کے لیے بنیادی چیز یہ ہے کہ والدین کو خود شریعت کا پابند ہونا چاہیے. جناب ابراھیم ع کا اسوہ سامنے رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کن کن امتحانات سے گزارا پھر وہ جب سب میں کامیاب ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے بیٹا بھی ایسا دیا جو خوبصورت اور سیرت میں بے مثل تھا۔ جو بلند اخلاق کا حامل تھا۔ جس کو دیکھ کر والدین کو حقیقی سکون میسر ہوتا ہے۔ تو اس نیک اولاد کے لیے والدین کو اسلامی شریعت کے مطابق شادی کروانا ہوگی۔ شیطانی کاموں سے بچنا ہوگا۔ اگر خود کو برائیوں سے نہ بچا سکے تو پھر نیک اولاد کا ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے! [1]

شادی کے بعد اللہ سے نیک اولاد کی دعا کرنی چاہیے۔

پھر ان کی تعلیم کا اہتمام ہونا چاہیے۔ (دینی اور دنیوی دونوں)

ماں باپ، استاد اور معاشرہ کے تمام فرد جب اللہ کے سامنے پہنچیں گے تو ان کو نئی نسل کے متعلق جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اگر وہ ان کی بہترین تربیت کریں گے تو یہ بچے بھی اور تمام تربیت کرنے والے بھی دنیا و آخرت میں سعادت مند اور خوش بخت ہو جائیں گے اور اگر وہ ان سے اپنی توجہ ہٹالیں گے تو یہ نئی نسل بدبختی کا شکار ہو جائے گی اور سارا گناہ والدین، اساتذہ اور معاشرے پر ہوگا۔ [2]

اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ - بخاری ومسلم

ترجمہ: تم میں سے ہر کوئی رکھوالا ہے اور اس سے اس کی رعایا اور رکھوالی چیزوں کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ [3]

---

[1] کتاب: اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت والدین اور اساتذہ کی ذمہ داریاں
مؤلف: فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو حفظ اللہ – صفحہ نمبر 41

[2] سابقاً، صفحہ نمبر 45

[3] سابقاً صفحہ نمبر 46

انتخاب: فرحت جہاں ، جماعت - الثالث ، رول نمبر - 62

كلية الراشدات الإسلامية

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تربیت کا طریقہ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "اے بچے! میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں۔ (یہ چھوٹے صحابہ میں سے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت ان کی عمر ۱۳ سال تھی) تم اللہ کو یاد کرو اللہ تیری حفاظت کرے گا۔ تم اللہ کو یاد کرو تم اللہ کو اپنے سامنے پاؤ گے۔ اور جب تم مانگو تو صرف اللہ ہی سے مانگو اور جب تم مدد مانگو تو صرف اللہ ہی سے مانگو اور اس بات کو جان لو کہ اگر تمام مخلوق مل کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہے تو اتنا ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں جتنا اللہ نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے اور صحیفے خشک ہو گئے۔"

سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ اللہ کا تقوی رکھو۔ اور یہ کہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور یہ کہ مانگنا ہے تو صرف اللہ سے مانگو۔ اور دوسری بات یہ کہ اللہ تمہارے ساتھ ہوگا۔ اللہ ہی نفع نقصان کا مالک ہے اور تقدیر کا عقیدہ بھی سکھا دیا گیا۔ (1)

(1) تربیتِ اولاد از: رضیہ مدنی؛ ص: ۸۴

انتخاب: خواجہ بختیار سلطانہ [CA-39]

الصف الاوّل

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

تربیت اور والدین

اولاد کی تربیت کے سلسلہ میں ماں باپ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ بچہ مدرسہ میں جاکر استاد کے ہاتھوں تعلیم و تربیت سے آراستہ ہونے سے پہلے اپنی عمر کا ایک حصہ گھر میں والدین اور دیگر متعلقین کے ساتھ بسر کرتا ہے اور انھیں سے زندگی کے آداب و سلیقے سیکھتا ہے ماں کی گود بچہ کا پہلا مدرسہ ہے (1)

تربیت کے سلسلے میں ماں کا کردار بہت زیادہ اہم ہے کیونکہ باپ کے مقابلے میں اسکا تعلق بچہ سے زیادہ ہوتا ہے۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے

الام مدرسة اذا اعددتها اعددت شعبا طيب الاعراق

(ماں کی حیثیت مدرسہ کی ہے، اسے اگر بنا لو تو ایک اچھی قوم تیار ہو جائیگی) (2)

تربیت کے اقسام

ایمانی تربیت:-

ایک مسلمان کا سب سے بڑا سرمایہ اسکا ایمان ہے، اسی سے وہ مسلمان کہلانے کا مستحق ہے اور اسی پر اسکی نجات موقوف ہے، اس لئے ضروری ہے کہ بچہ کو ابتداء ہی سے ایمان کے اصول اور شریعت کے ارکان سے آشنا کیا جائے۔ بچہ جب باشعور ہو جائے تو اسے ایمان کے اصول کی تلقین کی جائے اور بتایا جائے کہ مسلمان ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات پر، رسولوں پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر، عذاب قبر پر، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر حساب و کتاب پر، جنت و جہنم پر، اور اسی طرح غیب کی دوسری چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے (3)

اخلاقی تربیت:-

اس سے وہ تمام اچھے کام مراد ہیں جنکا انسان کے اخلاق و کردار سے تعلق ہے اور شریعت میں انکا حکم دیا گیا ہے، اخلاق کی اسلام میں بیحد اہمیت ہے اور انسانی معاشرہ کی اصلاح و بہتری کا دارومدار اخلاق ہی پر ہے، اسی قوت سے انسان دوسروں کو متأثر اور اپنی زندگی کو خوشگوار بنا سکتا ہے۔ انسان کے دل میں اگر ایمان کی روشنی اور اللہ تعالیٰ کا خوف موجود ہو تو لازمی طور پر اسکے اعمال اچھے اور اخلاق بہتر ہونگے (4)

ماخوذ:- خاتونِ اسلام
مؤلف:- ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری حفظہ اللہ
(1) ص: ۲۲۲
(2) ص: ۲۲۳
(3) ص: ۲۲۴
(4) ص: ۲۲۵

رشدیٰ ارشاد شیخ
الصف الاول

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اولاد کو اللہ کے خوف کا احساس دلانا

اللہ تعالی کے حق میں بچوں کی اخلاقی تربیت کے متعلق یہ ایک اہم پہلو ہے۔ کیونکہ اللہ تعالی کا خوف اور اس کی معیت کا ہر لمحہ پہ احساس اور اس کا انسان کے تمام اعمال کے احاطہ پر قادر ہونے کا اعتقاد ہی دراصل حقیقی اخلاقی تربیت کے ثمرات میں سے ایک ثمرہ ہے۔ قرآن کریم اور اسلامی تعلیمات تربیت اولاد کے معاملہ میں مراقبہ اللہ اور خوف اللہ کی جانب کو بہت زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ اور اس پر بہت زور دیتے ہیں تاکہ وہ بچے اپنے دنیا و آخرت اور خاندان و معاشرہ کا نفع بخش فرد بن سکے[1]

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ [سورۃ التحریم - ٦]

اے ایمان والوں تم اپنے کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں

والدین اپنے بچوں میں ایسے پاکیزہ جذبات ابھارے ان میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کا احساس بیدار کیا جائے۔ باپ بچوں کے ساتھ تذکیرہ و تفہیم کا اسلوب اختیار کرے بچوں کو ہمیشہ یاد دلائے کہ اللہ تعالی اس کی نگرانی کر رہے ہیں اور اس کے تمام اقوال و افعال سے واقف ہے۔ اگر بچہ سچ بولے تو اس کی حوصلہ افزائی کرے اللہ کے یہاں اجر و ثواب کی امید رکھتے ہوئے اولاد کی تربیت کریں ان شاء اللہ۔[2]

اس اخلاق اور تربیتی میدان میں والدین کو اپنے بچے کے لئے اسوہ اور نمونہ بنایا جائے۔ لھذا اسے چاہئے کہ وہ اللہ کی کتاب کو اچھے انداز میں پڑھیں اور دوران تلاوت اللہ تعالی کی عظمت و کبریائی کا اپنے دل میں احساس دلائے[3]

[1] اولاد کی تربیت قرآن حدیث کی روشنی میں - صفحہ - ۱۵۲

تالیف :- احمد خلیل جمعہ

[2] سابق صفحہ - ۱۵۵

[3] سابق صفحہ ۱۵٦

اسم الطالبہ: مبینہ عبدالقادر - رابع - 19

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

"بچوں کو عبادات کا حکم دینا"

بچوں کو اللہ رب العالمین کی عبادت کا حکم دینا چاہیے اور ان کی عمر اور فہم کے مطابق انہیں نماز اور روزے کی تاکید کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ کا ارشاد ہے:- ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ سورۃ طٰہٰ: ۱۳۲

"اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دو اور خود بھی اس کے پابند رہو۔"

حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ اسلام کی اللہ تعالیٰ نے خصوصیت سے اس لئے تعریف فرمائی ہے کہ وہ اپنے بال بچوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کیا کرتے تھے۔

تمام والدین کو چاہیے کہ وہ بچپن سے ہی بچوں کو عبادت کا طریقہ سکھائیں۔ انہیں حکم دیتے رہیں عبادت کی عادت ڈالیں۔ وضو، نماز، روزہ، صدقہ کرنا اچھی عادتیں سکھا کر ان کے دلوں میں دین اسلام کی محبت پیدا کریں۔

المصادر

اسم الکتاب:- تربیت اولاد

اسم المؤلف:- الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

رقم الصفحہ:- ۱۰۸

اسم الطالبۃ:- نصرت زین پٹیل

الصف:- السنۃ الاخیرۃ من العالمیۃ

کلیہ الراشدات الإسلامیہ۔

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک تربیت دنیا و آخرت میں بلندی کا باعث ہے

اولاد کی نیک تربیت جس طرح دنیا میں نیک نامی اور عزت و رفعت کا باعث اور سکون و راحت کا باعث بنتی ہے اس طرح مرنے کے بعد بھی صدقہ جاریہ بن جائے گی اور اولاد کی نیک تربیت والدین کے لئے درجات میں بلندی اور نجات کا باعث بن جائے گی [1]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ» ..... [صحیح مسلم - 4223]

جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تمام اعمال ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے:

١..... صدقہ جاریہ

٢..... ایسا علم جس سے لوگوں کو فائدہ اور نفع حاصل ہو۔

٣..... ایسی نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

اس سے معلوم ہوا کہ انسان کے مرنے کے بعد بھی کچھ اعمال جاری رہتے ہیں مثلاً: صدقہ جاریہ جیسے کوئی مدرسہ یا مسجد بنوایا جائے جب تک لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے رہیں گے اللہ مرنے والے کو اس کا اجر عطا فرمائے گا۔ اسی طرح علم کا ذخیرہ۔ اسی طرح نیک اولاد جس کی انسان نے اچھی تربیت کی ہو تو جب بھی اولاد کوئی نیک عمل کرے گی تو اس کا والدین کو بھی ثواب ملتا رہے گا [2]

---

[1] مأخوذ: والدین اور اولاد کے حقوق
مؤلف: شیخ جاوید اقبال سیالکوٹی
صفحہ: 69 - 70

اسم الطالبہ: ریما فاطمہ
جماعت: الصف الاول

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

اولاد کی تربیت میں والدین کی اہم ذمہ داریاں

اولاد ماں باپ کے پاس امانت ہوتی ہے. اور اس کی تربیت ان کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے۔ ان کے بچے ان کی رعایا ہوتے ہیں. اور وہ ان کے ذمہ دار ہے۔ ان سے خیرخواہی کرنا اور اللہ تعالی کی مرضی کے مطابق ان کی اصلاح وتربیت کرنا ان پر واجب ہے۔ اور والدین کو یہ بات اچھی طرح سمجھنی چاہئے کہ اولاد کیلئے محض کھانا پینا اور لباس مہیا کرنا ہی ان کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ان کی دینی واخلاقی تربیت کرنا بھی ضروری ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:- يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (سورہ تحریم/6)

اے ایمان والوں! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہے۔

اس آیت سے پتہ چلا کہ والدین کو چاہئے کہ اپنے اولاد کی بھی اصلاح وتربیت کا اہتمام کریں تاکہ وہ جہنم کے عذاب سے بچ سکیں [1]

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ. صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ. (مسلم، حدیث نمبر 1631)

جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے صدقہ جاریہ، فائدہ مند علم، نیک اولاد جو اس کیلئے دعا کرتی ہے۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ انسان کے مرنے کے بعد صرف تین چیزوں کا ثواب اس کیلئے جاری رہتا ہے۔ ان میں سے ایک نیک اولاد ہے [2]

---

[1] زاد الخطیب دوم. از حافظ محمد اسحاق ص 184
[2] مصدر سابق ص 185

اسم الطالبة - انجم آراء - الصف الرابع.

مضمون

26

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

نیک اولاد کی خواہش

یوں تو نیک اولاد کے حصول کے لیے پوری زندگی ہی کتاب و سنت کے مطابق ہونی چاہیے لیکن کچھ ایسی چیزیں ہیں جن پر خاص توجہ دینی ضروری ہے

شادی:- اگر نیک اولاد کی تمنا ہو تو شادی بھی نیک ہونی چاہیے۔ شریعت کی حدود و قیود میں رہتے ہوئے ہونی چاہیے۔

نیک اولاد کی دعا:- نیک اولاد کی دعا کرنا بھی انبیاء و سلف صالحین کی سنّت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنے نیک بندوں کی دعا نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں

"رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ" (سورۃ الفرقان، آیت 74)

"اے ہمارے پروردگار! ہم کو بیویوں کی طرف سے دل کا چین اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما (یعنی نیک اولاد عطا فرما)" ح 1

ہم بستری سے قبل دعا:- ہمبستری سے قبل رسول اللہ ﷺ نے خاص تاکید کے ساتھ نیک اولاد کی دعا کرنے کا حکم دیا ہے۔ کہ جب آدمی آئے تو کہے "بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا" (صحیح بخاری: حدیث نمبر 6388)

"اللہ تعالیٰ کے نام سے، اے اللہ! ہم دونوں کو بھی شیطان سے بچا اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے اسے بھی شیطان سے بچا" ح 2

ح 1۔ کتاب: اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت، تالیف: فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو، صفحہ: 27

ح 2۔ کتاب: اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت، تالیف: فضیلۃ الشیخ محمد بن جمیل زینو، صفحہ: 28

انتخاب:- فرحت بتول رضوان مومن، جماعت - الثالث، رول نمبر 116

مضمون

27

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

"اولاد کی تربیت پیدایش سے پہلے شروع کرنا"

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ شادی کے بعد ہی سے اللہ تعالیٰ سے نیک اولاد کے لئے دعائیں مانگے، کیونکہ اللہ کے نیک بندوں کا یہی طریقہ رہا ہے۔ جیساکہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے رب العالمین سے[1] گڑگڑا کر یہ دعامانگی تھی۔ ﴿رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ﴾ "اے میرے رب! مجھے نیک اولاد عطا کر۔" [الصافات: ۱۰۰]۔ اس دعا کے نتیجے میں رب العالمین نے انھیں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شکل میں ایسا فرماں بردار لڑکا عطا فرمایا، جو بچپن ہی میں تمام آدابِ فرزندی سمجھنے لگے تھے۔[2] اولاد جب ماں کے پیٹ میں ہو، اُسی وقت سے اس کے لئے نیک تمنائیں رکھنا چاہئے۔ اولاد اور ان سے ہونے والی اولاد کے لئے دعائیں ان کی پیدایش کے وقت ہی سے کرنا مستحب ہے۔ حضرت حنہ علیھا السلام نے اپنی بیٹی حضرت مریم علیھا السلام کی پیدایش کے فوراً بعد ان کے لئے بھی اور ان سے ہونی والی اولاد کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں، جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم علیھا السلام اور ان کے فرزند حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان کے چھونے سے محفوظ رکھا،[3] جیساکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا فرمان ہے۔ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ إِلَّا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ)) صحیح مسلم / کتاب الفضائل / باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام / حدیث رقم: 4489 - "جب کبھی بچہ پیدا ہوتا ہے تو شیطان اسے کچوکا لگاتا ہے، جس کی وجہ سے وہ چیخیں مار کر روتا ہے، سوائے عیسیٰ بن مریم اور ان کی ماں حضرت مریم علیہ السلام کے"۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت حنہ علیھا السلام کی نیک نذر کو قبول کرلیا اور حضرت مریم علیہ السلام کو اس شان کا حامل بنایا کہ وہ دنیا کی کامل ترین عورتوں میں سے ایک بن گئیں۔[4]

۱؎ ماخوذ: تربیتِ اولاد، مؤلف: مولانا محمد منیر قمر - ص: ۳۳
۲؎ حوالہ سابقہ: ص: ۳۴
۳؎ حوالہ سابقہ: ص: ۳۶
۴؎ حوالہ سابقہ: ص: ۳۷

انتخاب: سیدہ عائیشہ صدیقۃ، الصف الثالث، SL - 80

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بچوں کے علمی و فکری تعمیر و تربیت کے چند اصول

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
(عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَإِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْكُتْ) رواہ البخاری
تعلیم دو اور آسانیاں کرو اور سختیاں نہ کرو اور خوشخبری سناؤ اور نفرتیں نہ پھیلاؤ اور جب کسی کو غصہ آئے تو خاموش رہے۔ [1]

بچوں کی علمی اور فکری تعمیر و تربیت کے سلسلہ میں چند اصولوں پر چل کر والدین اپنے بچوں کو درست تعلیم، وافر علم اور صحیح افکار دے سکتے ہیں۔
چند اصول یہ ہیں — [2]

★ بچوں کا تعلیمی حق اور ان میں علم اور آداب علم کی محبت پیدا کرنا

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ابو الدرداء سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو بچہ بچپن میں علم حاصل کرتا ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے پتھر پر کوئی چیز نقش کر دی جائے۔ [3] جب بچوں میں علم اور علم کے حصول کی محبت راسخ ہو جائیگی تو وہ خود علم حاصل کریں گے۔

★ بچوں کو قرآن و سنت کا کچھ حصہ یاد کرانا اور ان میں اخلاص نیت پیدا کرنا۔
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اسلاف امت بھی بچوں کو سب سے پہلے قرآن و سنت کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ [4]

★ بچوں کے لئے نیک صالح استاذ اور اچھے مکتب کا انتخاب کرنا۔ سلف صالحین اپنے بچوں کیلئے نیک صالح استاذ کا انتخاب کرنے میں انتہائی توجہ دیا کرتے تھے۔ [5]

★ عربی زبان سیکھنے میں بچوں کو ترغیب دینا۔ عربی زبان قرآن کریم اور حدیث مبارکہ کی زبان ہے۔ آپ ﷺ نے اسے سیکھنے پر ترغیب دلائی ہے۔ [6]

★ ہمیں بچوں کے علمی رجحان اور ذاتی خواہش کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے تاکہ وہ از خود اسمیں قابلیت اور مہارت پیدا کریں اور اپنے ہم عمروں پر سبقت اور فوقیت لے جائیں۔ [7]

★ جب بچہ قرآن و حدیث سے آشنا ہو جائے تو گھر میں ایک اسلامی لائبریری کا انتظام بھی کرنا چاہیئے جس سے وہ استفادہ کر سکیں اور اسکی نشو و نما اسی مطابق ہوتی رہے۔ [8]

[1] ماخوذ: تربیت اولاد کا نبوی انداز اور اسکے زرین اصول
مولف: محمد نور بن عبد الحفیظ سوید صفحہ: 480
[2] سابقاً صفحہ: 477 [3] سابقاً صفحہ: 478 [4] سابقاً صفحہ: 482
[5] سابقاً صفحہ: 484 [6] سابقاً صفحہ: 490 [7] سابقاً صفحہ: 495
[8] سابقاً صفحہ: 497

انتخاب: مہ جبین نگار - رول نمبر - SL-108
جماعت: الثالث

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

اولاد کی روحانی تربیت میں ماں کا کردار

بچوں کی جسمانی تربیت کے ساتھ ضروری ہے کہ بچوں کی دینی، اسلامی، روحانی اور اخلاقی تربیت بھی کی جائے، اس سلسلے میں ماں کا کردار بہت سے زیادہ اہم ہے، کیونکہ بچے کی سب سے پہلی تربیت گاہ ماں کی آغوش ہے۔ بچہ، ماں کے ایک ایک قطرہ شیر کے ساتھ اس کے اخلاق و عادات کو بھی اپنے دل اور دماغ میں اتارتا جاتا ہے۔ ماں اگر مومنہ و مسلمہ اور پابند شریعت ہے تو بچے سے بھی یہ امید کی جاسکتی ہے کہ وہ آیندہ چل کر صاحب ایمان اور پابند شرع ہوگا۔ اگر بد قسمتی سے ماں ہی دین و ایمان سے خالی، آزاد خیال اور فیشن کی دلدادہ ہے تو اس سے پیدا ہونے والی نسل بھی فیشن پرست، دین بے زار اور اسلامی تربیت سے عاری ہوگی۔ صحابیات رضی اللہ عنہن اور اللہ تعالی کی دیگر نیک بندیوں کے بے شمار واقعات ہیں کہ ان کی حسنِ تربیت کی وجہ سے ان کی گودوں سے ایک ایسی نسل پیدا ہوئی، جنھوں نے آدھی سے زیادہ دنیا کو علم و عرفان، حق و صداقت، عدالت و شجاعت اور اخلاص و للّٰہیت سے بھردیا[1] ماں کے لئے ضروری ہے کہ بچے جس وقت بولنا سیکھیں، سب سے پہلے انھیں اپنے خالق و مالک اللہ تعالی کا مبارک و مقدس نام سکھائیں، پھر انھیں کلمہ توحید "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" سکھلائیں، اسی طرح "سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ" جیسے کلمات سکھلائیں۔ والدین کے لیے ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو سب سے پہلے توحید کی تعلیم دیں اور بچوں کی شروع ہی سے ایسی اسلامی تربیت کریں کہ زندگی کی آخری سانس تک موحد رہیں، ان کا عقیدہ توحید زندگی کے کسی بھی موڑ پر نہ لڑکھڑائے۔[2] ہر قسم کی عبادت اسی کے لئے زیبا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: أُعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ إِلٰهٍ غَيْرُهُ [هود: ٥٠] "ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی الہ نہیں ہے"[3] ایمان کے بعد نماز دین اسلام کا اہم رکن ہے اور اقرار توحید و رسالت کے بعد نماز قائم کرنے کی سب سے زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ ابتدائے شعور ہی سے انسان کو نماز قائم کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: قیامت کے روز اعمال میں سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا۔[4] تربیت اولاد کے سلسلے میں ضروری ہے کہ بچوں کو اس بات کا احساس دلایا جائے کہ وہ جس معبود حقیقی کی عبادت کرتے ہیں، وہ ہمیشہ ان کے ساتھ ہے، وہ ان کی ہر حرکت کو دیکھ رہا ہے اور اس کو قیامت کے دن کے لیے محفوظ کر رہا ہے، کوئی نیکی اس سے مخفی نہیں اور نہ کوئی برائی ہی، چاہے وہ کتنے ہی پردوں کے اندر چھپ کر کی جائے، اس لیے تم ہمیشہ اسی سے ڈرو اور اسی سے امید رکھو۔ جو کچھ مانگنا ہو، اسی سے مانگو اس کے علاوہ کوئی داتا نہیں۔[5]

(1) ماخوذ۔ تربیت اولاد۔ مؤلف: مولانا محمد منیر قمر۔ ص: 84 (2) حوالہ سابقہ: ص: 87 (3) حوالہ سابقہ: ص 88 (4) حوالہ سابقہ ص: 114 (5) حوالہ سابقہ: ص 128

انتخاب: رابعہ انجم، الصف الثالث، رول نمبر SL-81

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

والدین کے متعلق چند ہدایات

تربیت کی ذمہ داری: اے بچوں کے کفیل! جب تمہیں بچہ کی تربیت کا ذمہ داری کا احساس نہ ہوگا تو مجھے خدشہ ہے کہ کہیں تم دگنے عذاب میں مبتلاء نہ ہو جاؤ۔ اور اس قیمتی جوہر کو بگاڑنے پر عبرتناک سزا سے دو چار نہ ہو جاؤ۔ اور تم اس عام جرم میں سے اپنا مقررہ حصہ حاصل کر رہے ہو

یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد کی تربیت کی مکمل ذمہ داری والدین کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ ۱؎

تربیت یافتہ نیک عورت سے شادی کرنا

بچوں کی عملی تربیت و نگرانی میں ایسی نیک بیوی بڑی معاون ہوتی ہے جو اپنے کردار ذمہ داری سے واقف ہو۔ اور اسے اچھے انداز سے انجام دیتی ہو۔ ۲؎

بیوی بچوں پر خرچ کرنے کا ثواب

بچوں کی عملی تربیت میں ان پر خرچ کرنے کا بڑا خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ خصوصاً جب اس تربیت کا سرچشمہ شریعت مطہرہ ہو جیسا کہ ارشاد ہے۔

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ (الطلاق ۷)

وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔ لہٰذا اس میں نہ اسراف ہو نہ تبذیر اور نہ ہی بخل و کنجوسی ہو۔ ۳؎

کامیاب مُربی کی صفات

تربیت کے میدان میں عمدہ اخلاق اور کریمانہ صفات اپنے اندر پیدا کرے امام مسلمؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے۔ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے "اشج عبدالقیس" سے فرمایا تمہارے اندر دو ایسی صفات موجود ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ اور وہ ہیں حلم و بردباری اور ہر کام میں آہستہ روی اختیار کرنا ۴؎ نرم خوئی۔ اور نرم مزاجی۔ غصہ سے پرہیز کرنا۔ اعتدال اور میانہ روی۔ وعظ و نصیحت سے نگہداشت یہ سب کامیاب مُربی کی صفات ہے۔

والدین کے نیک ہونے کے اولاد پر اثرات

والدین تقویٰ و پرہیزگاری اور اتباع سُنّت میں تھوڑی سی محنت اور کوشش اور آپس تعاون کریں تو وہ بچے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ لیے پروان چڑھ سکتے ہیں

ماں باپ کا نیک ہونا اولاد کے لئے مُفید ہوتا ہے۔ دیکھئے! سیّدنا خضر علیہ السلام نے بلا اجرت دیوار تعمیر کی تو سیّدنا موسٰی علیہ السلام نے اُجرت نہ لینے کا سبب دریافت کیا تو خضر علیہ السلامؑ کا جواب یہ تھا۔

وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا (الکھف ۸۲)

"ان یتیموں کا باپ نیک تھا ۵؎

۱؎ ماخوذ :- تربیت اولاد کا نبوی انداز اور اس کے زرّین اصول

مؤلف محمد نور بن عبدالحفیظ سویدؒ (صفحہ نمبر 58)

۲؎ سابقاً (ص 58) ۳؎ سابقاً (ص ۲ - 62) ۴؎ سابقاً (ص ۳ - 67) ۵؎ سابقاً (ص 74) ۶؎ سابقاً (ص 90)

انتخاب :- تسنیم بنت مکتوم (کلاس ثالث 47)

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

اولاد کی تربیت اب بھی ممکن ہے

قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۞ [1]

انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اس لیئے اللہ تعالیٰ نے اُسے بہت سارے
فرائض سونپے ہیں ۔ ان میں اولاد کی تربیت ایک اہم فریضہ ہے
اللہ رب العزت قیامت کے دن والدین سے اولاد کے متعلق سوال کرے گا
اولاد کی اچھی تربیت میں کوتاہی کے بہت سنگین نتائج سامنے آتے ہیں ۔
بعض والدین کو اس کا فہم اور ادراک ہی نہیں کہ بچے کی پرورش
اور تربیت کے سلسلے میں ان پر کیا حقوق عائد ہوتے ہیں ۔ اگر وہ ان حقوق
پر پورے نہیں اترتے تو انہیں دنیا اور آخرت میں بھیانک نتائج سے
دوچار ہونا پڑے گا ۔ اس کی وجہ لاعلمی بھی ہو سکتی ہے اور دینی
تعلیمات سے دوری بھی ۔ وجہ جو بھی ہے والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ
اولاد کی تربیت کے حوالے سے ان کے حقوق کو پہنچائیں تاکہ دنیا و آخرت
میں سرخرو ہو ۔
جو والدین اس کوتاہی کے شکار ہو چکے ہیں ان کی اولاد گمراہی
کی طرف جا چکی ان کو اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ
وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ
اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ [2]

اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد جیسی
نعمت سے نوازا اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اپنی غلطی کوتاہی پر توبہ کریں
اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے خود والدین کو بھی اور آپ کی اولاد کو بھی
نیک ھدایت کی توفیق سے نوازے گا ۔ اِن شآء اللہ ۔
ہمارے اسلاف نے یہ طریقہ اپنایا تھا جن کی بدولت وہ دنیا و آخرت کی
سعادتوں سے ہم کنار ہوئے ۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری عظمت رفتہ بحال ہو
تو اسلاف کی طرح ان اصولوں کو اپنا لیں جو پہلے کے زمانے کے ساتھ اب کے
زمانے کے لیے بھی اصلاح کا ذریعہ ہے

[1] ۔ سورۃ الزمر ۔ 53
[2] ۔ سورۃ الاحقاف ۔ 15

اسم طالبۃ ۔ شاداب رضوی الصف الرابع
رول نمبر 7

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

سوشل میڈیا سے جوڑنے میں والدین کا کردار

آج میں جس مضمون پر روشنی ڈالنے جا رہی ہوں وہ تقریباً ہر گھر کا مسئلہ ہے اور ضرورت بھی۔ وہ یہ کہ بچوں کو سوشل میڈیا یا موبائل اسکرین سے کیسے بچائیں؟ لیکن۔ کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ غیر ارادی طور پر ہم ہی ہمارے بچوں کو سوشل میڈیا کا عادی بنا رہے ہیں۔ یہ بات تو ہم سب جانتے ہیں کہ آجکل کے دور میں موبائل کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے۔ ہر عمر کا انسان اس سے متاثر ہے خاص کر ہمارے بچے۔ اور وہ بچے بھی جن کو ابھی سمجھ بوجھ نہیں ہے جب وہ میڈیا کے ذریعہ سامنے اسکرین پر آنے والی چیزوں کو دیکھتے ہیں تو ان کے معصوم ذہنوں پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسکا اندازہ ہم نہیں لگا سکتے۔ ایک اندازے کے مطابق ایک نارمل بچہ اپنا وقت اسکرین پر 2/1 گھنٹے لگاتا ہے۔

ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ والدین بہت لبرل بنتے ہیں کہ ہمارا بچہ خود اعتماد ہو وہ خود سے فیصلہ لے۔ دنیا کے ساتھ چلیں۔ اسی لئے وہ ہر قسم کے Gadget سے بچوں کو متعارف کرواتے ہیں اور انھیں خرید کر دیتے ہیں۔ لیکن اسکی کیا گیارنٹی ہے کہ وہ خود کو اس کے فتنوں سے بچا سکیں گے۔

آجکل بچے چونکہ بہت چھوٹی عمر سے اسکرین کا استعمال کرنے لگے ہیں جس سے ان کی بینائی اور دماغ دونوں پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے اور وہ دوسرے جسمانی حرکات physical activity میں پیچھے ہوتے جا رہے ہیں

آجکل کے مصروف ترین دور میں مائیں یا تو خود اسکرین کے عادی ہوتے ہیں یا گھر کے کام کاج میں مصروف ہونے کے سبب وہ بچے کو جسم سے وقت نہیں دے پاتی۔ اور ان کے ہاتھ میں موبائل دیکر بٹھا دیتی ہیں۔ جسکے سبب بڑھتی عمر کا ان کا دماغ سکڑنے لگتا ہے بچے کو اسکرین کا استعمال بہت اچھے سے آتا ہے مگر physical activity میں وہ زیرو ہوتے ہیں۔ انھیں اپنا جوتا بھی ٹھیک سے پہننا نہیں آتا۔ مگر Smart phone کا استعمال اچھے سے کر لیتا ہے۔ اور مائیں اس بات کو بڑے فخر سے بتاتی ہیں۔

رکئے! اور سوچئے آپ کے بچے میں غصہ، چیخنا، چلانا اور ایک جگہ ٹک کر نہ بیٹھنا کسی بات پر توجہ نہ دینا۔ یہ سب کہاں سے آ رہا ہے؟

بچہ جو اسکرین پر دیکھتا ہے ویسے ہی حرکتیں کرتا ہے۔ وہی الفاظ دہراتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے وہ حقیقی زندگی میں بھی اسکو Apply یعنی اسکا اطلاق کر سکتا ہے۔ اور یہی اسکی تباہی کا سبب ہے

آجکل ہم والدین بچوں کو کارٹون کی شکل میں جو کردار دکھاتے ہیں اُسکا اُن معصوم ذہنوں پر کیا اثر ہو رہا ہے کیا آپ نے سوچا! کہ موگلی Mogli آدھا ننگا، سنڈریلا آدھی رات کو گھر آتی ہے، علاء الدین چوروں کا بادشاہ ہیری پوٹر جادو کا استعمال کرتا ہے۔ سنو وائٹ Snow white سات آدمیوں کے ساتھ رہتی ہے۔ یہ تمام کردار اسلامی اصولوں کے منافی ہیں۔ اور ہمیں حیران نہیں ہونا چاہئے کہ بچے یہ سب کہاں سے سیکھ رہے ہیں۔ بلکہ یہ وہ کارٹون موویز سے حاصل کر رہے ہوتے ہیں جو ہم نے ہی انھیں مہیا کیا ہوتا ہے

یاد رکھئے! ہر وہ کمی جو ہم والدین بچے کے حقوق میں کرتے ہیں وہ ایک دن ہم پر ہی لوٹ آئیگی۔ اس دن ہم کو افسوس ہوگا۔ جیسے موبائل کے رحم و کرم پر چھوڑ دینا۔ انھیں بغیر کچھ کھلائے سلائے رکھنا، جسمانی حرکات و سکنات سے دور رکھنا یا انھیں نہ کرنے دینا۔ انھیں وہ سب کرنے دیں جو ان کی شخصیت کو مضبوط اور مکمل بنائے تاکہ وہ زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ہو۔

میں اللہ رب العرش سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی ہر والدین کو نیک صالح، فرمانبردار اور اللہ اور اسکے رسول کے احکامات اپنی زندگی میں نافذ کرنے والی اولاد سے نوازے۔ اور آگے دن آنے والے فتنوں سے ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔ آمین

(آزاد مضمون)

اسم طالبہ :- گوہر سلطانہ
الصف الرابع :-
رول نمبر :- ۳۱

مضمون

33

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

"سوشل میڈیا کی لت سے بچوں کو کیسے بچائیں"

چھوٹی عمر بڑا نشہ

آج دنیا میں چھوٹے بچے اور بچیاں ایک بڑے نشے کی گرفت میں آچکے ہیں اور وہ ہے سوشل میڈیا کا نشہ۔ NCPCR کے جانچ کے مطابق دس سے بارہ سال کے عمر کے 38٪ بچوں کا فیس بوک (facebook) پر اور 24٪ بچوں نے انسٹاگرام (Instragram) پر اکاؤنٹ (Account) بنالیا ہے جس کی وجہ سے بچے بہت تیزی سے اس سوشل میڈیا کے شکار ہو رہے ہیں والدین کے موبائل کے ذریعہ بچوں نے زیادہ تر سوشل میڈیا اکاؤنٹ بنا رکھا ہے اور اصل زندگی سے دور آج ہر بچے اور بچیاں گھر گھر میں موبائل اور لیپ ٹوپ (labtop) کے ذریعہ سوشل میڈیا میں بری طرح مبتلا ہے آٹھ سے آٹھارہ سال کے 30٪ بچوں کے پاس اپنا موبائل موجود ہے انہیں سب میں مبتلا ہو کر بچے آج دین سے دور اور ان کا بچپن آج کھیل کود سے دور سوشل میڈیا میں پوری طرح گھس چکا ہے جس کی وجہ سے بچے نیند کی کمی اور ڈپریشن (depression) جیسے بیماریوں کا شکار ہو چکے ہیں آج والدین خود سوشل میڈیا کے شکار ہے اور بچے بھی اسی کے عادی ہو چکے ہے تو سوشل میڈیا کی لت سے بچوں کو کیسے بچائے۔

بچوں کو پڑھنے کے لئے انٹرنیٹ کا وقت محدود کر دے اور ان کی غلط حرکتوں کو نظرانداز نہ کرے، بچوں کے ساتھ وقت دے ان کو زیادہ نہ ماریں یا زیادہ نہ ڈانٹیں ان سے اخلاق اور پیار محبت سے پیش آئے۔

والدین بھی سوشل میڈیا کا استعمال محدود اور ضرورت کے تحت کرے اور ان کی جائز خواہشات کو بڑھاوا دیں اور ان کو باہر جاکر کھیلنے کے لئے ابھارے۔

بچوں کو سائبر سیکورٹی کے بارے میں بتائے اور ان کی Online حرکتوں پر نظر رکھے صحیح عمر سے پہلے سوشل میڈیا پر اکاؤنٹ نہ بنانے دیں۔

[يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ]

"اے ایمان والوں! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔" ①

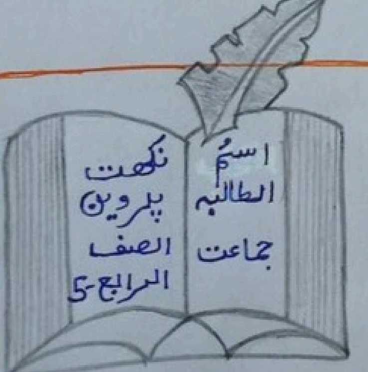

① سورۃُ التحریم - 06

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

اولاد کی تربیت والدین کی بنیادی ذمہ داری ہے

اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں انسان کو بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں ان میں بچے سب سے بڑی نعمت ہیں بچے نسل انسانی کا تسلسل ہیں [1] بچے کی تربیت اتنا اہم اور نازک فریضہ ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دے سکتا ہے اس میں سب سے بہتر عطیہ اولاد کی اچھی تعلیم و تربیت ہے [2]

اسلام نے بچے کی تربیت اور پرورش کی زیادہ تر ذمہ داری باپ پر ڈالی ہے لیکن ظاہر ہے کہ ماں اور بچے کا تعلق اور قربت ماں کو بچے کی تربیت کے زیادہ مواقع مہیا کرتی ہے [3]

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" [صحیح البخاری 5200]

عمر رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم سب نگہبان ہو اور اپنی اولادوں کے ذمہ دار ہو۔ حاکم نگہبان ہے اور مرد اپنے خاندان کا محافظ ہے۔ عورت نگہبان ہے اور اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ داری ہے۔ اور اسی طرح تم سب سرپرست ہو

---

[1] کتاب: بچے کی تربیت مؤلف ڈاکٹر ام کلثوم صفحہ ۹
[2] سابقاً صفحہ ۱۰
[3] سابقاً صفحہ ۱۰

انتخاب: فہیم النساء الصف الثانی 49

كلية الراشدات الإسلامية

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بچوں اور بچیوں کو پردہ کرنے کی تربیت

ہر ماں باپ کیلئے ضروری ہے کہ اپنے لڑکوں کو غیر محرم عورتوں کی طرف نظر ڈالنے سے روکیں اور لڑکیوں کو نا محرم مردوں سے پردہ کرنے کا حکم دیں اس لئے کہ فطری طور پر مردوں میں عورتوں کیلئے رغبت رکھی گئی ہے۔ اس لیے ماں باپ پر یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے بیٹوں کو نظروں کی حفاظت اور بچیوں کو پردہ میں رہنے کی تربیت کریں۔

فرمان الٰہی ہے يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ ؕ

"اے نبی! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مومن عورتوں سے فرمادیں کہ وہ اپنے اوپر چادریں ڈال لیں۔"

《احزاب: آیت:-۵۹》①

اور دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے وَقَرْنَ فِى بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ

"اور اپنے گھروں میں قرار پکڑے رہو۔ پہلے دور جاہلیت کی طرح اپنی زیب و زینت ظاہر نہ کرو۔"

《احزاب: آیت:-۳۳》②

اگر عورتیں ایسے ہی بے پردہ عریاں لباس پہن کر باہر پھرتی رہیں تو ایسی عورتیں جنت کی خوشبو تک نہیں پائیں گی۔ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دو قسم کے دوزخی لوگ ہیں جن کو ابھی میں نے نہیں دیکھا جن میں دوسری وہ عورتیں ہیں جو ظاہر میں کپڑے پہنی ہوں گی اور حقیقت میں وہ ننگی ہوں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی اور فریفتہ کرنے والی ہوں گی اور وہ ان کی طرف رغبت کریں گی اور ان کے سر سخت اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے وہ جنت کی خوشبو نہ پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور سے پائی جائے گی۔ 《صحیح مسلم:۲/۳۸۳》③

یعنی وہ ایسے باریک کپڑے پہنے ہوں گی جس سے ان کا بدن جھلکے گا گویا وہ ظاہر میں ملبوس ہیں مگر حقیقت میں عاری اور ننگی ہوں گی۔ چنانچہ اس زمانے میں اس قسم کی خواتین موجود ہیں جو چہرے کے علاوہ بھی کچھ بدن ڈھانکتی ہیں اور کچھ کھلا رکھتی ہیں دوپٹہ کو پیٹھ پر ڈال کر سینہ گردن بازو اور پاؤں کھلے رکھتی ہیں اور ان اعضاء کو کھول کر لوگوں کو فریفتہ کرتی ہیں۔ لہٰذا ماں باپ کو اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے ④

ماخوذ۔ اولاد کی تربیت اور بگاڑ کے اسباب

مؤلف۔ حافظ صلاح الدین عظیم اللہ عرفانی

① اولاد کی تربیت اور بگاڑ کے اسباب، ص: ۴۰

② سابقاً " ، ص: ۴۱

③ سابقاً " ، ص: ۴۱

④ سابقاً " ، ص: ۴۲

انتخاب: عرشیا بنت اشفاق، جماعت ثالث SL-35

كلية الراشدات الإسلامية

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بچوں کو وصیتیں

تربیت کرنے والا خواہ کوئی مدرس، معلم یا باپ ہو یا مدرسہ، معلمہ یا ماں ہو۔ ان سب پر ضروری ہے کہ بچوں کو وصیت ضرور سکھلائیں جو نہایت مفید ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلی ہوئی ہیں۔ ان کو کسی تختی پر کندہ کروا کر کلاس روم یا گھر کے کمرے کی دیوار پر آویزاں کریں۔ بچوں کی کاپیوں میں لکھوائیں تاکہ انہیں وہ زبانی یاد کریں، پھر ان کے سامنے ان کی اور سمجھ کے مطابق کچھ تشریح کی جائے۔ یہ وصیتیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو فرمائی تھیں جو بالکل چھوٹی عمر کے تھے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے فرمانے لگے۔

یَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ

"اے لڑکے! میں تجھے کچھ باتیں سکھلاتا ہوں"؛

⊛ اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ

"اللہ کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت فرمائے گا"۔ ۱؎

یعنی اللہ تعالیٰ کی حدود کے دائرے میں بند رہنا اور اس کے حقوق کو ادا کرتے رہنا۔ جب تو ایسا کرے گا تو خود بخود یہ محسوس کرے گا کہ اللہ تعالیٰ تجھے توفیق دے رہا ہے اور تیری مدد کر رہا ہے۔

⊛ وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ

"جب بھی تو کچھ مانگے تو اللہ ہی سے مانگ اور جب مدد طلب کرنا چاہے تو اللہ ہی سے مدد طلب کر"۔ ۲؎

⊛ تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ

"تو آسانی کے وقت اللہ کی پہچان رکھ وہ تیری سختی کے وقت تیری پہچان رکھے گا"۔ ۳؎

⊛ وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ

"اور جان رکھ کہ مدد الٰہی صبر کے ساتھ ہے۔ اور وسعت و کشادگی تنگی و رنج کے ساتھ ہے"۔

⊛ وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا

"اور یقیناً تنگی کے ساتھ آسانی بھی ہے"۔

یعنی مسلمان اگر کسی تنگی میں مبتلا ہو جائے تو اسے یقین رکھنا چاہیے کہ اس کے بعد آسانی بھی مل کر رہے گی۔

بچے کی تربیت اچھی اور نیک فال کے طور پر کرنی چاہیے کہ جب یہ بچپن ہی میں کچھ سیکھ لے گا تو اپنے مستقبل میں جری، بہادر اور صالح انسان بنے گا اور اپنی امت کے لئے ایک انمول ہیرا ثابت ہوگا۔ ۴؎

انیس فاطمہ - عمر فاروق - روضہ

جماعت ا الصف اول

CA-157

۱؎ کتاب: اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت - مصنف: شیخ محمد بن جمیل زینو صفحہ 85

۲؎ کتاب: اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت - مصنف - شیخ محمد بن جمیل زینو صفحہ 86

۳؎ کتاب: اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت - مصنف شیخ محمد بن جمیل زینو صفحہ

۴؎ کتاب: اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت - مصنف شیخ محمد بن جمیل زینو صفحہ

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بچوں کی دینی تربیت کے فائدے:

بچوں کی دینی تربیت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ آپ کی اولاد کو آپ کیساتھ نیک سلوک کرے گی۔ اور اگر اولاد دینی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے بد عمل نکلی تو پھر اس سے حسنِ سلوک کی توقع نہایت مشکل ہے۔

اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اللہ کے حضور آپ اپنی اس ذمہ داری سے سُبکدوش ہو جائیں گے۔ کیونکہ اگر آپ کے سمجھانے بجھانے اور محنت کرنے کے باوجود اولاد بگڑی ہوکر بے دین ثابت ہوتی ہے تو آپ کا مؤاخذہ آپ سے نہیں کیا جائے گا۔

اس کا تیسرا فائدہ یہ ہے کہ اگر آپ کی دینی تربیت کرنے میں کامیاب ہوگئے اور آپ کی اولاد نیک عمل ثابت ہوئی تو ان کے نیک اعمال کا ثواب انھیں بھی ملے گا۔ اور آپ کو بھی اتنا ہی ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔ اس لئے کہ آپ نے انھیں نیکی کی راہ پر چلایا تھا (۱)

"مومن آدمی کو موت کے بعد بھی اپنے درج ذیل عملوں اور نیکیوں کا فائدہ (ثواب) ملتا رہتا ہے:

(۱) ایسا علم جس کی اُس نے تعلیم دی اور اُسے نشر کیا۔

(۲) ایسی اولاد جسے اُس نے نیکی کی راہ دکھائی۔

(۳) وہ نسخہ قرآن (یا دینی کتابیں) جسے اُس نے اپنے (ترکہ) میں چھوڑا۔

(٤) وہ مسجد جو اس نے تعمیر کی۔

(۵) وہ مُسافر خانہ جو اُس نے تعمیر کیا۔

(٦) وہ مال جو اُس نے اپنی زندگی میں حالتِ صحت کیساتھ صدقہ کیا۔

وہ نہر جو اُس نے کھدوائی۔ (جاری کی)"

مرنے کے بعد بھی جب تک یہ ساتوں چیزیں موجود رہیں گی، ان کا اجر اُسے ملتا رہے گا۔

* ... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ)۔

"جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا ہر عمل اس سے منقطع ہو جاتا ہے بسوائے تین چیزوں کے:

(۱) صدقہ جاریہ (۲) اسکا پھیلایا ہوا وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا رہے۔ اور ...

(۳) نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرتی ہے" (۲)۔

ماخوذ:- ہدیۃ الوالدین

تالیف:- حافظ مبشر حسین حفظہ اللہ۔

(۱) ص: ۵۵

(۲) ص: ۵٦

انتخاب/نام:- فاطمہ مشتاق خان

الصف:- اولیٰ

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

ہماری اولاد ہمارے مستقبل کے ضامن

اس بات سے ہر خاص و عام واقف ہے کہ بچے قوم وملت اور ملک کے مستقبل ہیں۔ یہ وہ بیج ہیں جنہیں اگر زرخیز زمین میں بویا جائے پھر اس کو تقوے اور ایمان کے پانی سے سیراب کیا جائے تو ہمیشہ اچھے پھل دیں گے۔ اگر بچوں کی تربیت کا ہم گہرائی سے جائزہ لیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ تین ماحول ایسے ہیں جو انہیں اچھا یا برا بنانے میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں اور وہ ہیں۔

• گھر اور خاندان • مدرسہ • معاشرہ (۱)

تربیتی ماحول کے ان تینوں اہم مقامات کا اچھا اور نیک ہونا فرد کے اخلاق و کردار کی بھلائی کا ضامن ہوتا ہے۔ اور ان تینوں کا برا اور بگڑا ہونا فرد کے بگاڑ اور فساد کے لئے کافی ہے۔ گھر کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ) "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ یا تو اسے یہودی بنا دیتے ہیں یا عیسائی، یا مجوسی بنا دیتے ہیں" (صحیح بخاری و صحیح مسلم) (۲)

والدین کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنے گھر اور بچوں کے اسکول و کالج اور اپنے معاشرے کا جائزہ لیں، اگر یہ تینوں جگہیں ٹھیک ہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اگر ان جگہوں میں سے گھر کا ماحول خراب ہے تو اپنے بچوں پر رحم کرتے ہوئے اسے دینی بنائیں، اسکول و کالج کے ماحول کو ممکن ہو سکے تو سدھاریں، ورنہ کسی دوسرے مدرسے یا کالج میں بچے کا داخلہ کرائیں۔ اگر معاشرے کی اصلاح ممکن نہیں تو پھر اس برے معاشرے سے کسی نیک ماحول کی طرف نقل مکانی کریں، تاکہ آپ کے بچے اس غلط معاشرے سے لاحق ہونے والے نقصانات سے بچ سکیں۔ (۳)

ماخوذ:۔ تربیت اولاد مؤلف:۔ فضیلۃ الشیخ مولانا محمد منیر قمر
(۱) تربیت اولاد، مولانا محمد منیر قمر ص:۔ ۲۱۹
(۲) تربیت اولاد، مولانا محمد منیر قمر ص:۔ ۲۱۹
(۳) تربیت اولاد، مولانا محمد منیر قمر ص:۔ ۲۲۲

انتخاب:۔ بشریٰ عبدالسلام خان
الصف الثالث (۵۶)

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بچہ اور اس کی روحانی جسمانی اور عقلی صلاحیتوں کی تربیت

قرآن کریم اور اسلامی مفاہیم کی روشنی میں بچوں کے تربیت کے انواع و وسائل متعدد و کثیر ہیں جو بچہ کی صحیح تربیت کر کے اسے راہ اعتدال پر ڈال دیتے ہیں۔ تربیت و اصلاح کی مذکورہ تمام انواع بچہ کی ذات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس کو مجمع کمالات اور بہت سے فضائل کا حامل بنا دیتی ہے۔ لیکن یہ اس وقت ہے جب ابتداء سے اس کی تربیت پہ توجہ دی گئی ہو۔ اسی وقت بچوں کے معصوم دل اس طرف منجذب ہو سکتے ہیں۔ [1]

۱) روحانی تربیت:- بچوں کی روحانی تربیت کے لئے کوئی متعین قانون وضع نہیں کیا جا سکتا ہے کیونکہ ہر علاقہ کی معاشرت دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ البتہ اسلامی روح ان کی وحدت پیدا کر سکتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک رسی کو مضبوطی سے تھام لیا جائے۔ وہ رسی مکارم و اخلاق کی رسی ہے۔ یہ عظیم اقدار پر معاشرے کے اندر سرایت کی ہوئی ہے۔ جیسے سچ بولنا ایثار و قربانی ترجیح دینا، پریشان حال کی مدد کرنا۔ یہ وہ امور ہیں جو سب کے نزدیک فضیلت کے کام ہیں۔ [2]

۲) عقلی تربیت:- عقلی تربیت کا بچہ پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے اس سلسلہ میں اسوۂ حسنہ کا وجود اس پہلو کے نمایاں آثار میں ہے جو طفل کو اپنی جانب متوجہ کرتا ہے وہ بچہ پھر اس کا مقلد اور اس کے طریق کا متبع بن جاتا ہے۔ کیا اچھا ہوگا کہ ہم نبیؐ اور صحابہ کرامؓ کی سیرت و کردار بچوں کے لئے اسوہ اور نمونہ بنائیں۔ [3]

۳) جسمانی تربیت:- اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس کی عادت کے ذریعہ تربیت کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے اس کے برے اخلاق تدریجاً دور کیا جائے۔ ایسی عادت جو اسلامی آداب کے خلاف ہو اور اخلاقی پہلو کے بھی خلاف ہوں انہیں خاص طور پر دور کرنے کی کوشش کی جائے جیسے جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا وغیرہ۔ اسی طرح باطنی اخلاق بھی پیدا کئے جائیں جیسے۔ سچ بولنا وفاداری محبت وغیرہ جیسے اچھے اخلاق۔ [4] رفتہ رفتہ یہ چیزیں طفل کی حیات میں ایک نیک کردار کی طرح ہو جائیگی اور وہ ان کی پیروی کرنے لگے گا۔ [5]

[1] کتاب:- اولاد کی تربیت قرآن و حدیث کی روشنی میں
مؤلف:- احمد خلیل جمعہ صفحہ نمبر-128

[2] سابقاً:- صفحہ نمبر-۱۲۹-128

[3] سابقاً:- صفحہ نمبر-130

[4] سابقاً:- صفحہ نمبر-133

[5] سابقاً:- صفحہ نمبر:- 133

انتخاب:- عارفہ تبسم ثالث ۲ے

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

محبت میں یکسانیت

اسلام نے ایک طرف تو اس غلط خیال کو تردید کی اور بتایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے کہ کسی کو لڑکا دے، کسی کو لڑکی دے اور کسی کو کچھ نہ دے۔ پھر یہ تعلیم دی کہ اولاد کے ساتھ برتاؤ میں انصاف و برابری ضروری ہے، ہر ایک سے محبت و نرمی کا برتاؤ شریعت کا مقصود ہے۔

دوسری طرف اسلام نے لڑکیوں کی پرورش اور اچھی تعلیم و تربیت پر ثواب کی خوشخبری دی ہے، اور اسے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث بتایا ہے، صحیح مسلم کی ایک روایت میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جو شخص دو لڑکیوں کی بلوغت تک کفالت کرے گا وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا۔

مسند احمد کی روایت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے تین لڑکیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے اور انھیں کھانا کپڑا دے تو وہ جہنم سے اس کے لیے اوک ثابت ہوں گی۔

اسی طرح ایک حدیث میں مذکور ہے کہ جو شخص تین لڑکیوں یا بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا اور ان کے بارے میں اللہ سے ڈرے گا اسے جنت ملے گی (1)

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں اولاد کی تربیت کا بہت بڑا ثواب ہے اور شریعت نے اس بات پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے کہ لڑکیوں کی ولادت کو ناگوار سمجھا جائے یا ان کی پرورش میں کوتاہی کی جائے یا ان کو باعث شرم و عار سمجھا جائے۔ (2)

ماخوذ: خاتون اسلام
مولف: ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری حفظہ اللہ
(1) ص: 218
(2) ص: 219

انتخاب: سدرہ سمیر بیلیل
الصف: اوّل

کلیۃ الراشدات الإسلامیۃ

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایمانی تربیت

خصوصاً اولاد کی تعلیم کے سلسلہ میں والدین اور معلمین کو یہ اہتمام کرنا چاہیے کہ سب سے پہلے بچہ کو قرآن کریم کی تعلیم دیں، پھر سیرت نبوی، اس کے بعد دوسرے شرعی وادبی علوم پڑھائیں۔ اس نہج پر تعلیم سے یہ فائدہ ہوگا کہ بچہ کی زندگی اسلامی ڈھانچہ میں ڈھل جائے گی اور دین کی تعلیمات پر عمل کرنے کا شوق وجذبہ اس کے اندر ہوگا۔ تعلیم کے ساتھ ہی بچوں کے اندر فکری بیداری پیدا کرنا چاہیے تاکہ وہ درج ذیل حقائق سے واقف ہو سکیں۔

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ قرآن کریم وسنت نبویہ ہمارا دائمی دستور ہے۔ نوجوانی کی عمر تک پہنچتے پہنچتے بچے کے اندر تجربات کا، علم اور ذہنی افق میں اتنی وسعت پیدا ہو جاتی ہے کہ تعلیمات تربیت اور اعتقادات کے اسرار ومعارف اور ان کے حقائق جاننے کی شدید خواہش ہوتی ہے اور حقائق نہ معلوم ہو سکنے کے نتیجہ میں شکوک وشبہات اپنی راہ بنانے لگتے ہیں اس لئے مربی کو چاہیے کہ ایمانی تربیت کے ضمن میں وجود باری تعالیٰ اس کی صفات، قضاء وقدر رسالت ووحی اور آخرت وغیرہ کے مسائل اور ان کے حقائق شگفتہ اور دلنشیں انداز میں سمجھائے جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم سے کائنات کے ذرّے ذرّے کو محیط ہے، عبادت کے اطمینان قلب میں اضافہ، ایمان میں مضبوطی، صفت تقویٰ میں استحکام اور اللہ کا دوامی خوف پیدا ہو۔ ؎

ماخوذ:۔ الصفا (۲۰۰۵-۲۰۰۶)

از:۔ حسنیٰ محمد حمزہ

؎:۔ ص ۱۷۷

انتخاب:۔ ثناء پروین آفاق احمد خان

جماعت:۔ اعدادی

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تربیت کی ذمہ داری

حضرت ابن عمر رضی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ "تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعایا کے امور کا (مسئول) ذمہ دار ہے حاکم بھی نگران ہے اور وہ رعایا کے امور کا مسئول ہے اور آدمی بھی اپنے گھر کا نگران ہے اور اپنی رعایا کا مسئول ہے اور عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اپنے رعایا کے امور کے مسئول ہے اور خادم بھی اپنے مالک کے مال کا نگران ہے اور اپنی رعایا کے مسئول ہے اور تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور اپنی رعایا کا مسئول ہے (متفق علیہ)

رسول اللہ صلی نے اس حدیث میں ایک بنیادی ضابطہ فرمایا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اولاد اپنے دین کے مطابق پرورش پاتی ہے اور والدین اس پر بڑا گہرا اثر ڈالتے ہے امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رض کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اس کو یہود یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہے جس طرح جانور صحیح سالم بچہ جنتا ہے، کیا تم اس میں کوئی مقطوع الاعضاء دیکھتے ہو؟ اس کے بعد ابوہریرہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ [الروم]

اللہ کی دی ہوئی قابلیت کا اتباع کرو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا اللہ تعالیٰ کی اس پیدا کردہ چیز کو بدلنا نہ چاہیے، بس سیدھا اور درست دین یہی ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے والدین کو اولاد کی تربیت و اصلاح کا حکم دیا ہے اور ان کو اس کی ترغیب دی اور ان کو اس کا ذمہدار قرار دیا(1)

ماخوذ: تربیت اولاد کا نبوی انداز
مؤلف: محمد نور بن عبد الحفیظ سوید
ص: 57

مسکان امجد خان
جماعت اولیٰ

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

"بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کا مسئلہ"

بچپن سے نوجوانی تک بچوں کی تعلیم و تربیت اور پرورش کی ذمہ داری والدین پر ہے۔ جوانی کی عمر میں ان کے مناسب رشتے کرنا بھی والدین کی ذمہ داری ہے۔ بچوں اور بچیوں کی تعلیم و تربیت اور نگہداشت کے سلسلہ میں یہ بات واضح رہے کہ ان میں غیر مساوی سلوک نہ کیا جائے بلکہ عرف کے مطابق دونوں کے حقوق اولاد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اگر آپ اولاد کے حقوق پورے نہیں کریں گے تو اس سے نہ صرف یہ کہ آپ اللہ کی نافرمانی کے مرتکب ہو کر آخرت میں سزا کے مستحق ہوں گے بلکہ یہ بھی متوقع ہے کہ آپ کی اولاد بھی جوان ہونے کے بعد آپ کے حقوق نظر انداز کر دے۔

بچوں کی دینی تربیت کیوں؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام دین فطرت ہے۔ اور اس میں حقوق و فرائض کو فطرتی تقسیم کے ساتھ نہایت توازن و اعتدال دیا گیا ہے۔ اولاد اور والدین کے حقوق و فرائض کے حوالے سے اسلام نے جس قدر اہتمام کیا ہے، اس کی کہیں اور مثال نہیں ملتی۔ اگر اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کو مد نظر رکھا جائے تو اولاد اور والدین کے درمیان کبھی حقوق کا جھگڑا پیدا نہ ہو۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ہاں اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں کی خود مسلمان بھی خلاف ورزی کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمارے گھرانوں میں آئے دن اولاد اور والدین کے درمیان جھگڑے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ (1)

ماخوذ:- ہدیۃ الوالدین	انتخاب:- خان ناظرین
مؤلف:- حافظ مبشر حسین	عبد الحلیم
ص:- 53	جماعت:- الثانی

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

دورِ حاضر میں خواتین کا کردار اور بچوں کی تربیت

تربیت کا جو نظام اسلام دیتا ہے انسانی طرزِ عمل پر اثر انداز ہونے والے بہترین عوامل میں سے ہے۔ ہر انسان کا بچہ جب دنیا میں آتا ہے والدین کے پاس امانت ہوتا ہے۔ بچہ کا دل و دماغ سادہ ہوتا ہے اس کے والدین یا معلم معاشرہ جس طرح چاہتے ہیں اسکے خیالات و افکار بناتے ہیں اگر خیر کی طرف رہنمائی کریں (۱) تو وہ اسکا عادی بنتا ہے۔ اور اگر اسکو جانوروں کی طرح چھوڑ دیا جائے تو نہ صرف یہ کہ وہ خود کو تباہ ہوگا بلکہ اسکی تباہی کا وبال اسکے سرپرستوں پر بھی ہوگا تربیت کے اس مرحلے میں ماں اولاد کے قریب ترین ہوتی ہے۔ معاشرے کی تباہی، بگاڑ اور تعمیر و ترقی میں وہ اہم ترین کردار ادا کرتی ہے۔ آج یہ بات کس قدر درست نظر آتی ہے۔ بچوں کو برائیوں کے سیلاب سے بچانے کیلئے موجودہ دور کی عورت کو خصوصاً اپنے اوقاتِ کار، گھر کے نظام، بچوں کی دلچسپی اور اپنی کارروائیوں پر توجہ دینی ہوگی اور اس ثقافتی یلغار کا مقابلہ اسلامی رنگ کو اپنا کر ہی کیا جا سکے گا۔ (۲)

ماخوذ:- طالبات تقریر ایسے کریں
مؤلف:- اختر جہاں
ص:- 77
ص:- 79

انتخاب:- الصادعہ نور صبا
جماعت:- اوّل عبد الغفور

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

گھر کا ماحول اور تربیت اولاد

والدین اپنے اولاد کی تربیت اور ان کی نگہداشت کرکے ان کو غلط راستے پر چلنے سے بچاسکتے ہیں اور انہیں تو ہر ان کے غلط اقدام سے پریشان ہوسکتے ہیں اور ان کے سامنے انہیں جوابدہ ہونا پڑے گا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" تم میں سے ہر کوئی نگراں ہے اور قیامت کے دن اس سے اس کی نگرانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ چنانچہ قوموں کی تاریخ بتاتی ہے کہ جن لوگوں نے اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر پوری توجہ دی ان کی تعمیر سیرت و سردار میں غفلت نہیں برتی وہ زمانے میں کامیاب رہے۔ اور جن لوگوں نے اس کی اہمیت کو محسوس نہ کیا اور اپنی اولاد کو صحیح تعلیم و تربیت اور پرورش سے غافل رہے (1) انہیں کوئی عزت نہیں مل سکی بلکہ بسا اوقات انہیں ذلت و خواری سے دوچار ہونا پڑا۔

یہ قانونِ فطرت ہے کاٹو گے وہی جو بوؤ گے
شیشے کے دیوار کے پیچھے بیٹھ کے مت پتھراؤ کرو

آج جبکہ ہمارے گھروں کا ماحول حد سے زیادہ بگڑ چکا ہے دن بدن گمراہیاں بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ الحادی یورش و یلغار نے پورے معاشرے کو بے راہ روی اور عریانیت و فحاشی کا اڈہ بناکر رکھ دیا ہے، سب کچھ تباہ و برباد ہوچکا ہے پورا معاشرتی ڈھانچہ ہی تہذیب کی آخری سانسیں لے رہا ہے ایسے موجودہ زمانے میں والدین کی ذمہ داریاں اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے (2)

نام: آفرین شفیق الرحمان
الصف: الثالث

ماخوذ: الصفا ۶/۲۰۰۰ء
از: شمس الدین ابن رفیق
(1) ص: ۴۳
(2) ص: ۴۲

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بول چال میں بچوں کی تربیت

بچہ جب توتلی زبان سے میٹھی میٹھی باتیں کرتا ہے تو والدین کے لیے انتہائی خوشی کا مقام ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں فرط محبت کی وجہ سے والدین بچہ کی غلط تربیت کر دیتے ہیں۔ لاڈ پیار میں اس کو گالیاں اور گانے وغیرہ سکھا دیتے ہیں۔ بچہ ان میں سے ایک کو گالی دے تو دوسرا خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کو بھی اسی طرح کہو بلکہ بعض مواقع پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچہ کے ہاتھ میں چھڑی پکڑا دی جاتی ہے۔ ابو کہتا ہے کہ امی کو مارو جب وہ بچہ اپنی والدہ کو مارتا ہے تو جاہل والدین اس کو ایسی تربیت دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں حالانکہ نہ والدین کے لیے وہ بہتر ہے اور نہ بچے کے لیے اچھا پہلو ہے۔

بچے کی عمر کے یہ سال تربیت کے لحاظ سے بہت اہم ہوتے ہیں۔ انہی سالوں میں بچہ غلط ماحول کی وجہ سے گالی گلوچ سیکھتا ہے۔ فطرتاً بچہ کسی گالی سے واقف نہیں ہوتا، اگر اسے کوئی گالی نہ سکھائے اور نہ ہی گالی وغیرہ کی آواز اس کے کان میں پڑے تو اس کو گالی گلوچ کی عادت نہیں پڑتی۔ ہم کو گھروں میں ایسا ماحول پیدا کرنا چاہیے جو بچہ کے لیے تربیت مہیا کرے ان مواقع کے لیے بھی ہمارے لیے اسلاف کی راہ نمائی موجود ہے (1)

ماخوذ: بچوں کی تربیت قرآن وسنت کی روشنی میں

مؤلف: مولانا محمد ھود

(1) ص: ۵۳

انتخاب: ناصرین شفیق الرحمن

الصف: الثالث

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

تربیت بنات اور ماؤں کی ذمہ داریاں

ماں کا مقام ومنصب اپنے اندر عظمت ورفعت سے معمور ہے اولاد کی تعلیم وتربیت کیلئے ماں کی گود کو اولین درس گاہ حیات کا درجہ حاصل ہے اسلئے ماں کو چاہیئے کہ اپنی بیٹیوں کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دے کیونکہ اگر بچی نیک سلجھی ہوئی، اچھے اوصاف کی حامل اور سلیقہ شعار ہوگی تو سب ماں کی ہی تعریف کریں گے کیونکہ عموماً دیکھا یہ گیا ہے کہ اگر لڑکی سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو سب فوراً یہی کہتے ہیں کہ تمہاری ماں نے تمھیں یہی سکھایا ہے لڑکی کو شروع سے ہی نماز کی پابندی کا درس دیا جائے کہ اگر بچپن ہی سے وہ نماز کی پابندی سکھا دی جائے تو ان شاءاللہ بڑی ہو کر بھی وہ نماز کی پابندی کیا کرے گی نیز اسکو جلدی اٹھنے کی عادت ڈلوائیں اور امور خانہ داری سے متعلق چیزیں اسکو ضرور سکھائیں ان کے اندر صبر وضبط اور تحمل پیدا کیا جائے کہ اگر بیٹی کی زبان دراز ہوگی تو وہ اگلے گھر جا کر ایسے ہی تیز زبانی کا مظاہرہ کرے گی اور اسی طرح ہمیشہ دکھی اور پریشان رہے گی (۱)

اسی طرح مائیں بعض اوقات بیٹی کو یوں بھی خراب عادتوں میں مبتلا کر دیتی ہے کہ اگر گھر میں بہو ہو تو بیٹی کو کام کرنے نہیں دیا جاتا اور پھر جب وہ سسرال جاتی ہے اور اسے اچانک کام کرنا پڑتا ہے تو وہ پریشان ہوا کرتی ہے پھر اس طرح ماں کا غلط رویہ اور بے جا لاڈ پیار اسکے لئے سوہان روح بن جاتا ہے کام میں مہارت نہ ہونے کی وجہ سے اسے بے حد پریشانی اٹھانی پڑتی ہے لڑکی کے اندر دوسروں کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ (۲)

ماخوذ:- طالبات تقریر ایسے کریں

مولف:- اختر جہاں

(۱) ص:- 71

(۲) ص:- 72

انتخاب:- نور جہاں عبدالنور

جماعت:- اول

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بچوں کی تعلیم وتربیت کے اسلامی اصول

بچے کی تعلیم وتربیت ایک نہایت اہم فریضہ ہے وہ والدین کے پاس امانت ہے، اس کا قلب ایک جوہر نفیس، سادہ، ہر نقش وصورت سے خالی ہر ایک نقش کے قابل جس طرف مائل کرو اس طرف میلان کے لائق ہوتا ہے۔ مثلاً: اگر خیر کی تعلیم پائے اور اس کا عادی بنایا جائے تو بڑا ہو کر بھی ایسا ہی رہے گا اور فلاح دارین سے بہرہ ور ہوگا اور اس والدین اساتذہ اور مربی سب شریک رہیں گے اور اگر شر کا عادی بنے گا اور جانوروں کی طرح شتر بے سہارا چھوڑ دیا جائے گا اور اس کا وبال اس کے مربی پر ہوگا۔

اسی ناطے شریعت نے دیگر امور کی طرح تربیت کے بھی اسلامی اصول وضابطے متعین کئے ہیں جن کی پاسداری لازم اور ضروری ہے۔ قرآن وسنت کے مطالعے کے بغیر ان کی تربیت کا مفہوم بے معنی معلوم ہوتا ہے۔ نونہالوں کی تربیت کے لئے مکمل نظام موجود ہے جو عمر کے تین حصوں پر محیط ہے۔ (۱) پیدائش سے سات سال تک (۲) سات سال سے بلوغت تک (۳) بلوغت سے دور شباب تک اھ

ماخوذ:- الصفا (۲۰۰۶-۲۰۰۵)

از:- حسنی محمد حمزہ

ط:- ص 176

انتخاب:- گلفشاں افضل شیخ

جماعت:- اعدادی

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

موبائل۔ لیپ ٹاپ اور کمپیوٹر (گیجٹس) کی موجودگی میں اولاد کی تربیت

یَا اَیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْکُمْ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ سورہ یونس 57 [1]

اے لوگو تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماری کی شفاء اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت آپہنچی ہے

ان آلاتِ جدیدہ سے ہر طرح کی موسیقی والے پروگرامز دیکھنے اور سننے سے پرہیز کرنا اور دوری اختیار کرنا ضروری ہے۔ ان سے بچنے کیلئے ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن بہترین ہتھیار ہے۔ خصوصاً سورہ بقرہ کی تلاوت تو ان سے نجات دیتی ہے۔ [2]

سیرت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اوصافِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ اجمعین کی خبریں اور کارنامے ہمارے لئے بہترین رہنما ہیں۔

البتہ مسلمانوں کے ذمہ دار حضرات اس طرف توجہ کریں اور ان کی غلط نشر و اشاعت پر توجہ دیں۔ اگر ان کے ذریعے علمی۔ اخلاقی و دینی تربیت کی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اس سے طالب علموں کو وضو و نماز کے طریقے سکھانا۔ اساتذہ کا ادب اور احترام والدین کی اطاعت کے نمونے دکھانا۔ بچوں میں دروس و عبر کا سامان پیدا کریں۔

کامیاب اساتذہ بھی والدین کے ساتھ ساتھ موبائل و کمپیوٹر اور میڈیا کے نقصانات سے آگاہ کر کے واضح کریں کہ ان ساری چیزوں پر وقت اور پیسہ برباد نہ کریں۔ بلکہ حصول جنت کے لئے قرآنِ ھدایت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں ہی کافی ہیں۔ [3]

---

[1] اسلام میں بچوں کی تعلیم و تربیت والدین اور اساتذہ کی ذمہ داری
مؤلف: شیخ محمد بن جمیل زینو صفحہ 169

[2] سابقاً صفحہ 160-159

[3] سابقاً صفحہ 171-170

انتخاب۔ غزالہ انصاری ثالث

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تربیتِ اولاد کی ذمہ داری

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْتُلُوٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا {بنی اسرائیل ۳۱}

اور اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو رزق دیتے ہیں اور تم کو بھی۔ بے شک ان کو قتل کرنا بہت بڑی خطا ہے۔

ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ لہذا جو شخص اپنی اولاد کو مفید تعلیم دینے میں غفلت برتتا ہے۔ اور انہیں بے کار چھوڑ دیتا ہے۔ وہ بہت برا کام انجام دیتا ہے۔

اور عموماً بچوں کا بگاڑ ان کے والدین کی غفلت کا نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ انہیں دین کے فرائض اور سنن کی تعلیم نہیں دلاتے وہ بچپن میں انہیں برباد کرتے ہیں۔ پھر وہ خود بھی نفع نہیں اٹھاتے اور بڑے ہو کر اپنے ماں باپ کے لیے مفید ثابت نہیں ہوتے۔

جیسا کہ ایک باپ نے نافرمانی پر اپنے بیٹے کی سرزنش کی تو بیٹا بولا کہ ابّا جان آپ نے بچپن میں میری نافرمانی کی تو میں نے بھی بڑے ہو کر آپ کی نافرمانی کی۔ آپ نے مجھے بچپن میں ضائع کیا تو میں نے بھی آپ کو بڑھاپے میں ضائع اور برباد کیا۔

ماخوذ:- تربیت اولاد کا نبوی انداز اور اس کے زریں اصول

مؤلف:- محمد نور بن عبد الحفیظ سوید

صفحہ:- 160

انتخاب:- فائزہ قاضی الصف الاول CA-148

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

حسن سلوک

اولاد کی دینِ فطرت پر تربیت:

حسن سلوک ایک جامع اصطلاح ہے جس میں ظاہری پرورش اور روحانی تربیت آجاتی ہے، اور یہ والدین کا ایسا رویہ ہے جس سے اولاد کی شخصیت کی تذلیل و تحقیق نہ ہو بلکہ ان کی عزت نفس کو قائم رکھا جائے۔ اس سلسلے میں اہم بات یہ کہ مختلف معاشروں میں بعض اوقات بچوں کی حیثیت کو نظر انداز کر کے ان سے عمدہ سلوک نہیں کیا جاتا تھا مگر اسلام نے تعلیم و تربیت اور پرورش و رہائش میں بچے اور بچی دونوں کو مساوی رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی واضح ارشادات ہے پتہ چلتا ہے کہ اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کی تکلیف برداشت کرنا بڑے اجر کا باعث ہے، قرآن میں ہے:

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ ۰ (۳۳)

اور ہر ایسے مال کے لیے جس کو والدین اور رشتہ دار لوگ چھوڑ جائیں ہم نے وارث مقرر کر دیے ہیں۔ [1]

حدیث میں وہ تفصیلات موجود ہے جن سے حسن سلوک کا پتہ چلتا ہے یہی حسن سلوک آگے بڑھ کر یتیموں بے کسوں اور بے سہارا لوگوں کو اپنے دامن میں پناہ دیتا ہے، حسن سلوک ایک ادارہ (Institution) ہے جو والدین سے آگے بڑھ کر پورے معاشرے کو سمیٹ لیتا ہے۔ یعنی ہر بڑا آدمی چھوٹے سے حسن سلوک کرے اور ہر چھوٹا ہر بڑے سے عزت و احترام سے پیش آئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا (۵۵)

"جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور بڑے کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں"۔ [2]

---

[1] کتاب: اسلام میں اولاد کے حقوق
مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر خالد علوی صفحہ نمبر ۳۲۔
[2] سابقًا، صفحہ نمبر ۳۳۔

انتخاب: دلشاد حسین جماعت ثالثہ رول نمبر ۲۶۔

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

اولاد نعمت یا فتنہ (آزمائش)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

"إِنَّمَآ أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ج وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ أَجْرٌ عَظِيْمٌ۔"

تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہیں۔ اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے۔ ①

اس آیت میں مال اور اولاد کو فتنہ کہا گیا ہے جبکہ عام طور پر اولاد کو نعمت سمجھا جاتا ہے۔ اولاد بذات خود فتنہ نہیں ہوتی۔ والدین کا رویہ اولاد کو فتنہ بنا دیتا ہے۔ یہ دنیا دار العمل ہے۔ اور اولاد کی تعلیم و تربیت اس انداز میں کی جائے کہ اولاد فتنہ نہیں نعمت بن جائے۔ جب ایک عورت کو ماں کا درجہ ملتا ہے تو اس کی ڈیوٹی صرف کچھ وقت کی نہیں ہوتی بلکہ یہ 24 گھنٹے اور 7 دن کی ہوتی ہے

حدیث: "أَكْرِمُوْا أَوْلَادَكُمْ وَأَحْسِنُوْا أَدَبَهُمْ۔" ② آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اپنی اولاد کے ساتھ بہتر سلوک کرو۔ اور ان کو اچھا ادب سکھاؤ۔
ادبِ حسن یعنی زندگی گزارنے کا بہترین طریقہ۔ اور وہ طریقہ سنت مطہرہ کے مطابق ہو۔ تاکہ کل آپ کے بچے دونوں جہاں میں کامیاب ہو سکیں۔

"یہ شمعیں چھوٹی۔ چھوٹی سی۔ کل ممکن ہے خورشید بنے۔"

پرورش تو جانور بھی کرتے ہیں لیکن ہم نے تربیت کرنی ہے۔ بچوں کی جسمانی تندرستی کے ساتھ۔ ساتھ ان کی روحانی، اخلاقی اور معاشرتی تربیت بھی ضروری ہے۔ تاکہ وہ صرف نہ آپ کے لیئے نعمت بنے بلکہ معاشرے کے لیئے بھی نعمت بنے۔

اولاد کے ساتھ مال کو بھی فتنہ کہا گیا ہے تو اپنے مال کو اولاد کی آسائشوں میں ہی نہ صرف کریں بلکہ ان کی تعلیم و تربیت پر خرچ کریں۔ تاکہ کل آپ کو اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے۔ کہیں حسرت سے یہ نہ کہنا پڑے
"مَآ أَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ۔ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطَانِيَهْ۔" ③
"میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔"

لہٰذا دھیان رہے کہ بچوں کی تربیت یہ نہیں ہے کہ ایک وقت مقرر کیا جائے اور تحریر و تقریر کی صورت میں اصلاحی باتیں کی جائے۔ تربیت تو یہ ہے کہ گھر کے اندر کی فضا تبدیل کی جائے اور عملی طور پر مواقع پیدا کیے جائیں۔ کیونکہ تربیت پیدا شدہ حالات کے درمیان رہنمائی کا نام ہے۔
اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہماری اولاد کو ہمارے لیئے نعمت بنائے۔ آمین

①سورۃ التغابن - 15
②سنن ابن ماجہ - ح3671
③سورۃ الحاقۃ - 28-29

اسم الطالبہ نجمہ قریشی
جماعت رابع - 30

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بچوں کی تربیت میں والدین کا کردار

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر بچہ دینِ فطرت پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی، یا مجوسی بنا دیتے ہیں، جیسے: جانور صحیح و سالم بچہ کو جنم دیتا ہے کیا اس میں تمہیں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟"

بچوں کی تربیت میں والدین کا جو اہم کردار ہوتا ہے یہ حدیث اس کو واضح کر رہی ہے، ایک بچہ جب اس دنیا میں آنکھیں کھولتا ہے تو اس کے اندر فطری طور پر اسلام اور توحید کو قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے [1]

عقیدہ کے ساتھ اخلاق و عادات اور دیگر معاملات میں بھی والدین کی تقلید اور ان کی نقش قدم پر چلنے کی مثالیں دیکھنے کو ملتی ہیں، بچہ اپنے والدین اور گرد و پیش کے لوگوں کو بیڑی سگریٹ پیتے دیکھتا ہے تو وہ بھی ابتداءً نقالی میں پیتا ہے پھر اس کا عادی ہو جاتا ہے، نماز پڑھتے اور تلاوت کرتے دیکھتا ہے تو وہ ان کاموں کی ادائیگی کی کوشش کرتا ہے۔

اس لیے والدین کو بچوں کی تربیت کے سلسلے میں بہت حساس رہنا چاہیے ان کی کے سامنے کبھی بھی مخل نظر اور معیوب کام سے گریز کرنا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ اچھے اخلاق و عادات سے خود مزین ہو کر ان کو بھی اس کی جانب راغب کرنا چاہیے [2]

[1] ماخوذ: بچوں کی تربیت سے متعلق چالیس احادیث
مؤلف: شیخ اسعد اعظمی صفحہ نمبر ۲۷

[2] سابقا: صفحہ نمبر ۲۸

انتخاب: شبیک نظیر النساء، جماعت: ثانی

تربیت اولاد میں والدین کا کردار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

* بچے کی ایمانی تربیت *

بچہ جب ذرا بڑا ہو اور سمجھنے بولنے لگے تو اس میں صحیح اسلامی فکر کو بیدار کرنا والدین کا فرض ہے اس لئے کہ انسانی جسم بدن اور روح سے مرکب ہے۔ جس طرح جسمانی پرورش والدین کا فرض ہے اسی طرح روح کو اسلامی غذا دینا بھی والدین کی ذمہ داری ہے۔

"تربیت کا مفہوم یہ ہے کہ جسم اور روح کو پورا خوبصورت بنا دیا جائے اور ان صورتوں کو درجہ کمال تک پہنچا دیا جائے" تو روح کی تربیت کیلئے ضروری ہے جیسے ہی بچہ جسمانی اور عقلی طور پر تعلم و تعلّم کے لائق ہو جائے تو اس کی تعلیم کی ابتداء قرآن کریم سے کرنی چاہیئے تاکہ ایمان اور اس کی صفات اس کے نفس میں راسخ ہو جائیں۔ عمر کے اعتبار سے اسلام نے بچے کی تدریجاً تربیت کا حکم دیا ہے۔ جیسے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:-

((مُرُوا أَبْنَاءَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعٍ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ)) 1

"سات سال کی عمر میں بچوں کو نماز کا حکم دو (اور اگر نہ پڑھیں تو) دس سال کی عمر میں انہیں مارو اور ان کے بستر بھی الگ کر دو۔"

اور بچے میں خشوع و خضوع پیدا کرنے اور اس میں تقویٰ راسخ کرنے کیلئے اسے نماز میں خشوع کا عادی بنایا جائے اور قرآن کریم کو سن کر رونے اور غمگین ہونے کی عادت ڈلوائی جائے۔ اس بات کو ذہن میں رکھیے کہ اولاد بھی آخرت کی کھیتی ہے اس لئے کہ پیارے حبیب ﷺ نے فرمایا:-

"جب انسان مر جاتا ہے تو اس کا عمل بھی ختم ہو جاتا ہے مگر تین قسم کے اعمال ایسے ہیں کہ ان کا اجر و ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے وہ تینوں اعمال یہ ہیں (1) صدقہ جاریہ (2) وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (3) نیک اولاد جو اس کے حق میں دعا کرے۔" 2

اگر ماں باپ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دیں گے تو یہی بچے آخرت میں ان کے لئے مفید اور کارآمد ثابت ہوں، بلکہ دنیا میں بھی ان کے حقوق ادا کریں گے۔ اگر بچوں کی تربیت صحیح اسلامی منہج پر نہ ہوئی تو وہ آخرت میں بھی والدین کو مورد الزام ٹھہرائیں گے اور دنیا میں بھی ان کا سہارا بننے کی بجائے بڑھاپے کی رسوائی بن جائیں گے۔ بچوں کی ایمانی تربیت کے لیئے والدین کو درج ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہیئے:

☆ اسلامی ماحول فراہم کرنا

جس طرح والدین گھر بناتے وقت اس بات کا التزام کرتے ہیں کہ وہ شہر کے اندر روڈ پر ہو، کالج اور پارک نزدیک ہوں اچھا اور صاف ستھرا ماحول ہو اسی طرح انہیں مناسب دینی ماحول بھی دیکھنا چاہیئے کہ مسجد قریب ہو، وہ ایسی جگہ نہ ہوں جہاں سینما ہاؤس یا آوارہ لوگوں کا اڈا نہ ہوں، اخلاقی اعتبار سے ماحول گندا نہ ہو۔ اس لئے کہ بچے اپنے ماحول سے ضرور اثر قبول کرتے ہیں بچوں کی ایمانی تربیت کیلئے نیک ماحول فراہم کرنا والدین کی ذمہ داری ہے۔

جیسا کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں منقول ہے:-

"پھر ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل اور اس کی والدہ کو جو اسماعیل کو دودھ پلا رہی تھی لے آئے اور ان دونوں کو گھر (خانہ کعبہ) کے پاس ٹیلے درخت کے قریب مسجد کے بالائی حصے میں بٹھا دیا جہاں (اب) زمزم ہے اور تب مکہ میں کوئی نہیں تھا اور نہ ہی پانی تھا ان دونوں کو اس مقام پر چھوڑ اور خود ابراہیم علیہ السلام نے واپسی کا رخ کیا۔ یہاں تک کہ جب وہ ٹیلے کہ پاس پہنچے جہاں وہ ان کی نگاہ سے اوجھل ہو چلے تھے انہوں نے بیت اللہ کی طرف رخ کیا اور پھر ہاتھ اٹھا کر ان الفاظ کے ساتھ دعا کی: 3

((رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ))

"اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کو بے آب و گیاہ وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس لا بسایا ہے اے ہمارے رب یہ اسلئے ہے تاکہ وہ نماز قائم رکھیں۔" 4

---

1 حسن صحیح ابوداؤد از البانی رحمہ اللہ کتاب الصلاۃ باب ما یؤمر الغلام بالصلاۃ

2 صحیح مسلم کتاب الوصیۃ باب یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ

3 صحیح بخاری، کتاب الانبیا

4 سورہ ابراهیم: آیت نمبر-۳۷

اسم الطالبۃ - نصرت ناز

الصف - الرابع

كلية الراشدات الإسلامية

ایک نظر میں

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

الحمد لله, كلية الراشدات الإسلامية خالص دینی تعلیمی ادارہ ہے جہاں خواتین اور بچیوں کو مکمل باسند شرعی تعلیم دی جاتی ہے، جو بہنیں دنیاوی تعلیم یا گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ عالمہ بننے کا شوق رکھتی ہے انھیں اس علم کے حق کے ساتھ تعلیم دینے کی پوری کوشش ہوتی ہے تاکہ وہ دین کو اصول و قواعد کی روشنی میں سیکھ کر اپنے گھر، معاشرہ اور سوسائٹی میں سدھار پیدا کریں۔ واللہ ھو الموفق

خصوصیات :

- مدنی علماء اور ماہر تعلیم افراد کی زیر نگرانی
- ہندوستان کے معروف جامعات سے فارغ عالمات کی تربیت میں
- مکمل عربی قواعد و گرامر اور ان سے متعلق ادب و بلاغہ کے علوم
- مکمل شرعی علوم قواعد کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں
- خطابت وصحافت پر خصوصی تربیت
- ممبئی، مالونی، ملاڈ سے قریب کی طالبات کے لئے باقاعدہ آف لائن مدرسہ میں کلاس
- دور رہنے والی طالبات کے لئے مکمل نظم ونسق کے ساتھ آن لائن تعلیم
- ہر طالبہ کا خصوصی اکاونٹ جس میں وہ اپنی ساری کارکردگی دیکھ سکتی ہیں
- عمر کی کوئی قید نہیں

www.raashidiyah.com
Email: krashidatislamiyah@gmail.com
Address: D-5, Plot 105, Malvani Prajit CHS LTD, RSC-15, Malvani Malad (west) Mumbai 400095, Maharashtra, india.
Mobile no: +91 8779122931, +91 8108727446, +91 7303749892

1440AH/ 2019AD

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ

(الصحيح لمسلم كتاب البر والصلة والآداب باب فضل الإحسان إلى البنات)

كلية الراشدات الإسلامية

مهادا مالوني ملاد (مغرب) ممبئي-٩٥

روضة الراشدات العلمية

2024 - 2025